یں پلے ہیں کہ روزمرہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی گپ مارنا اور جھوٹ بولنا ان کی عادتِ ثانیہ بنا ہوا ہے۔ بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ جب سنجیدہ بات ہو رہی ہو تو اُس وقت وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بہرحال ان میں نیکی کا غلبہ ہے۔ لیکن یہ عادتیں (کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھوٹ بو لنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا جائے) خطرناک ہیں۔ یہ غلط ماحول پیدا کرتی ہیں اور اگلی نسلوں کو تباہ کرنے کا موجب بن سکتی ہیں۔ اس لئے ان چھوٹی معمولی معمولی عادتوں سے بھی کلیتہً پرہیز ضروری ہے۔

لجنہ اماء اللہ اس سلسلہ میں بہت بڑا کردار ادا کر سکتی ہے وہ اس لئے کہ خواتین اگلی نسلوں کی فیکٹریاں ہیں، جسمانی لحاظ سے بھی فیکٹریاں ہیں اور روحانی و اخلاقی لحاظ سے بھی فیکٹریاں ہیں۔ وہ جیسی نسلیں چاہیں پیدا کر کے آئندہ وقتوں کے لئے بھیج سکتی ہیں۔ اس لئے ہر دو نسلوں کے سنگم پر نئی نسل کو سنوارنے کے سلسلہ میں سب سے اہم کردار اگر کوئی ادا کرتا ہے تو عورت ادا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ باپوں کے پاؤں تلے جنت ہے بلکہ یہ فرمایا کہ ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ اس چھوٹے سے فقرے میں کتنی گہری حکمتیں بیان فرما دی گئیں اور متعدد حکمتیں بیان فرما دی گئیں۔ ان حکمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ آئندہ نسلوں کا کردار بنانے میں عورت سب سے زیادہ اور سب سے اہم حصہ لیتی ہے۔ مسلمان عورتوں سے یہی توقع کی جاتی ہے کیونکہ مسلمان عورتوں پر اُمّتِ محمدیہ میں شامل ہونے کی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسن ظن ہے کہ میری امت کی عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے پاؤں تلے سے جنت پھوٹا کرے گی۔ پاؤں تلے سے جنت پھوٹنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اگلی نسل جو بعد میں آنے والی ہے وہ اعلیٰ تربیت کے نتیجہ میں جنتی پیدا ہوتی رہے گی۔ پس دیکھیں کتنی بڑی حسن ظنی ہے جو آپ پر کی گئی ہے اور کتنا اہم پیغام ہے جو آپ کو دیا گیا ہے کہ آئندہ نسلوں کے جنتی یا جہنمی ہونے کا فیصلہ آج کی ماؤں نے کرنا ہے، آج کی بہنوں نے کرنا ہے۔ اگر وہ آئندہ نسلوں کو جنتی بنانے کا فیصلہ کریں تو وہ بہنیں جو عنقریب مائیں بننے والی ہیں اور وہ مائیں جن کے زیرِ تربیت موجودہ نسلیں پل رہی ہیں وہ بہت عظیم الشان احسان آئندہ نسلوں پر کرنے والی ہوں گی۔ اگر آپ یہ فیصلہ نہیں کریں گی تو پھر آپ وہ مائیں نہیں ہیں جن کا ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ آنحضورؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہر ماں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ ان ماؤں کے پاؤں تلے تو جو نیک نہیں ہوتیں جہنم ہی ہوتی ہے۔ پس یہ فرمایا کہ ماں کے پاؤں تلے جنت ہے اس میں یہ بات مضمر ہے کہ وہ پاک عورتیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امّتی اور آپؐ کی غلام ہیں، جو اسلام پر دیانتداری اور تقویٰ کے مطابق عمل کرنے والی ہیں ان کے پاؤں تلے یقیناً جنت ہے کیونکہ آئندہ آنے والی نسلیں جنتی صفات لے کر پیدا ہوں گی اور وہ پاکباز ماؤں کی گودوں میں جنتی صفات لے کر پلیں گی اور ماؤں کے دودھ کی شکل میں جنت کے دودھ پئیں گی۔ یہ وہ پیغام ہے جو آپ (یعنی یہاں موجود احمدی خواتین) کو عطا کیا گیا ہے اس لئے آپ کو یہاں آنے کے بعد (یعنی پاکستان کی ان خواتین کو جو جرمنی میں آکر آباد ہوئی ہیں) یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ان کے پاؤں تلے نہ صرف اپنی آئندہ نسلوں کی جنتیں ہیں بلکہ یہاں جو روحانی طور پر نئی نسلیں ان کو عطا ہو رہی ہیں اور تبلیغ کے ذریعہ جو روحانی بچّے پیدا ہو رہے ہیں ان کی جنت کا بھی گہرا تعلق احمدی خواتین کے اس پاک اسوہ سے ہے۔ اگر وہ اس اسوہ میں خامیاں رکھتی ہیں اور اگر وہ اس کو احسن رنگ میں اسلامی اسوہ بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں تو پھر یقیناً ان کے پاؤں تلے سے اسی حد تک جنت کم ہوتی چلی جائے گی۔

مغرب سے عنقا ہونے والی ایک قدر

اس ضمن میں آج میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جہاں مشرق میں بعض بدیاں پائی جاتی ہیں وہاں مشرق میں بعض خوبیاں بھی ہیں۔ اس کے بالمقابل مغرب بعض خوبیوں سے محروم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اہل مغرب کو بھی متوجہ کیا جائے کہ تم کون سی قدریں کھو رہے ہو۔ جو خوبیاں مشرق میں پائی جاتی ہیں ان میں سے ایک خوبی حیاء کی ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ پہلے خوبی تھی لیکن اب یہ بھی ماضی کا حصّہ بن چکی ہے۔ مگر یہ خوبی مشرق میں اس قدر اور اس حد تک موجود تھی اور ضائع ہونے کے باوجود آج بھی یہ خوبی (حیاء کی خوبی) بہت حد تک مشرق میں موجود ہے۔ برخلاف اس کے یہ مغرب سے عنقا ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے آپ کے لئے حیاء کی قدر کو اپنانا بہت ضروری ہے۔ یہ امر بہت ضروری ہے کہ حیاء کو ہرگز مرنے نہ دیا جائے اور اسے بہرحال زندہ رکھا جائے۔ کیونکہ حیاء کے ساتھ انسانی کردار کا گہرا تعلق ہے۔ وہ احمدی خواتین جو حیاء دار ماحول میں پل کر یہاں آئی ہیں ان کے لئے یہاں حیاء کے فقدان کی وجہ سے بہت سے خطرات درپیش ہیں۔ بعض ایسی اطلاعات ملتی ہیں جن کی وجہ سے میں گہرے طور پر فکرمند ہو رہا ہوں۔ خصوصیّت کے ساتھ وہ خواتین جو گزشتہ ایک سال یا ڈیڑھ سال کے اندر یہاں پہنچی ہیں ان کے متعلق زیادہ قابل فکر اطلاعیں مل رہی

ہیں۔ یہاں ایسے لاگر ہیں جہاں مرد اور عورتیں اکٹھے رکھے جاتے ہیں چونکہ مغرب میں حیاء کا کوئی تصور نہیں، عصمتوں کی حفاظت کا کوئی تصور نہیں اس لئے ایسے لاگروں میں قیام مسائل پیدا کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔ دراصل مغرب میں آزادی کے سراسر غلط تصور کو اپنا کر عورت کی آزادی کو اس رنگ میں پیش کیا گیا کہ مردوں اور عورتوں کا بے محابہ اختلاط چنداں معیوب نہ رہا۔ اس کی وجہ سے یورپ نے بہت نقصان اٹھائے۔ حتیٰ کہ ان کی عائلی زندگی پارہ پارہ ہو کر تباہ ہو گئی۔ پہلی نسلوں سے آئندہ نسلوں کا تعلق کٹ گیا یعنی GENERATION GAP (پرانی نسل اور نئی پود کے درمیان رونما ہونے والا خلاء) پیدا ہوا اور بڑھتا ہی چلا گیا۔ ان سب خرابیوں اور قباحتوں میں بے حیائی نے بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب میں حیا کا تصور مشرقی حیاء کے تصور سے اس قدر دور جا چکا ہے کہ اب مغرب والے حقیقتاً یہ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ وہ حیاء سے عاری ہو رہے ہیں۔ ان کا یہ نظریہ ہے کہ اگر ایک ہی لاگر میں نوجوان لڑکے بھی رہیں اور نوجوان لڑکیاں بھی رہیں تو اس میں حرج کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کیا فرق پڑتا ہے اس سے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ہاں حیاء کا تصور وہ نہیں رہا جو پہلے ہوا کرتا تھا۔ وہ یکسر بدل کر رہ گیا ہے۔ جبھی تو انہیں نظر نہیں آتا کہ کیوں فرق پڑتا ہے۔

حیاء اور ظاہری پردہ دونوں کو لازم پکڑنا ضروری ہے

آپ جانتی ہیں عورت کی سب سے زیادہ حفاظت حیاء کرتی ہے اسی لئے عورت کی سب سے زیادہ اور سب سے بڑی دشمن بے حیائی ہے پردہ ایک ظاہری شکل بھی رکھتا ہے لیکن اگر اس ظاہری پردہ کے ساتھ حیاء کا پردہ نہ ہو تو ظاہری پردہ کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ اس کے برعکس اگر ظاہری پردہ نہ بھی ہو یعنی اُس شدت کے ساتھ نہ ہو جیسا کہ توقع کی جاتی ہے اور حیاء کا پردہ ہو تو ایسی عورت زیادہ محفوظ ہے۔ بعض خواتین یہ بہانہ بنا دیتی ہیں کہ ہم حیاء کے پردہ کی پابند ہیں اس لئے ہمیں ظاہری پردہ کی ضرورت نہیں۔ یہ عذر بھی جھوٹا اور نامعقول ہے۔ بات یہ ہے کہ حیاء کا پردہ ظاہری پردہ کے بغیر زیادہ دیر نہیں رہا کرتا۔ ایسی صورت میں محض حیاء کا پردہ ایک نسل میں تو کچھ دیر چل جاتا ہے لیکن رفتہ رفتہ پھر مٹ جاتا ہے اور کلیتہً بے حیائی میں تبدیل ہو جاتا ہے اور وہ بے حیائی پہلے سے بڑھ کر خطرناک ہوتی ہے۔ اس لئے ظاہری پردے اور حیاء کے پردہ میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کا سوال نہیں ہے۔ دونوں کو یکساں تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھانے کی ضرورت ہے، یکساں مضبوط قدموں کے ساتھ انہیں اپنی زندگی کے سفر میں شامل کرنے کی ضرورت ہے، البتہ حیاء کو

بہرحال یہ اہمیت حاصل ہے کہ سچی حفاظت عورت کی حیاء ہی کرتی ہے۔ بایں ہمہ حیاء کی حفاظت کرنے والے جو ظاہری ذرائع ہیں ان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حیاء اور حیاء کی حفاظت کرنے والے ذرائع دونوں کی اہمیت اپنی اپنی جگہ مسلّم ہے۔ یہ استثنائی صورت ہوتی ہے کہ ظاہری طور پر ایک عورت پردہ کرتی ہے مگر حیاء کی کمی کی وجہ سے وہ سوسائٹی کے لئے خطرناک بن جاتی ہے، ورنہ بالعموم ظاہری پردہ حیاء کی حفاظت کرتا ہے چنانچہ مشرقی کردار میں سب سے زیادہ پردے نے حیاء کی حفاظت میں حصّہ لیا ہے اس لئے اپنی حیاء کی حفاظت کریں اور جس طرح بھی ممکن ہو اس کی حفاظت کریں کیونکہ حیاء خود آپ کی حفاظت کرے گی ہندوستان کے مشہور شاعر اکبر الٰہ آبادی نے جو پاکستان کے قیام سے بہت پہلے فوت ہو گئے تھے پردے کا مضمون بیان کرتے ہوئے کہا کہ ؎

حرم سرا کی حفاظت کو تیغ ہی نہ رہی
تو کام دیں گی یہ چلمن کی تیلیاں کب تک

مُراد ان کی یہ تھی کہ ہماری عورتوں کی عزّت اور حرمت کی حفاظت کے لئے ہمارے پاس جو تلوار ہوا کرتی تھی یعنی جو سیاسی قوت ہمیں نصیب تھی وہی باقی نہ رہی تو یہ چلمنوں کی تیلیاں یعنی لٹکی ہوئی چقیں ہماری عورتوں کی عزّت اور حرمت کی کب تک حفاظت کر سکتی ہیں یہ شعر بڑا طاقتور ہے اور شعریت کے لحاظ سے بہت بلند ہے لیکن فی الحقیقت سچائی سے عاری ہے کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ عصمتوں کی حفاظتیں تیغ سے نہیں ہوا کرتیں۔ عصمتوں کی حفاظتیں حیاء سے ہوا کرتی ہیں اس میں نہ چلمنیں کام آتی ہیں نہ تلواریں کام آتی ہیں۔ جو قومیں بے حیاء بننے کا فیصلہ کر لیں پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کو بے حیائی سے روک نہیں سکتی۔ برخلاف اس کے جو قومیں حیادار رہنے کا فیصلہ کریں ان کے پاس تلوار ہو یا نہ ہو چلمن ہو یا نہ ہو حیاء ان کی حفاظت کرتی ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیاء کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا الحیاء خیرٌ کُلُّہٗ یعنی حیاء ایک ایسی انسانی خوبی ہے جو تمام تر خیر ہی خیر ہے۔ اس میں توازن کا سوال نہیں اس لئے کہ حیاء جتنی بھی زیادہ ہو بہتر ہی ہے اس کا زیادہ سے زیادہ ہونا اچھا ہی اچھا ہے اس کا نقصان نہیں اس کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اس مضمون کو بھی بعض لوگ غلط سمجھتے ہیں لیکن اس وقت میں اس پہلو کو نہیں چھیڑنا چاہتا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حیاء ایک احمدی مسلم خاتون کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ آپ کی جو تقریبات ہیں وہ اس ضمن میں حیاء ماپنے کا پیمانہ یا نشان بن جاتی ہیں، ایک قسم کا تھرمامیٹر بن جاتی ہیں۔ خاص طور پر شادی بیاہ کی تقریبات کے متعلق اطلاعیں

ملتی ہیں کہ یہاں کے ماحول سے متاثر ہو کر پردے کا پوری طرح لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ عورتوں کی محفل میں مرد بھی آجا رہے ہوتے ہیں۔ ویڈیو فلم بھی بن رہی ہوتی ہے، غزلیں بھی پڑھی جارہی ہوتی ہیں، محفلیں بھی جم رہی ہوتی ہیں اس قسم کا غیر اسلامی ماحول برداشت کر کے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دوسروں کی نظر میں قدامت پرست شمار نہیں ہوں گے ان کا انداز فکر یہ ہوتا ہے کہ ہم ہیں تو سہی کچھ قدامت پرست لیکن اتنے بھی نہیں گئے گزرے کہ اس قسم کی بے حیائیاں نہ کرسکیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ جائز ہے۔ یہ طرز فکر اور طرز عمل ہرگز درست نہیں ہے۔ یہ ایسے اقدامات ہیں جو رفتہ رفتہ آپ کو خطرناک مقام تک پہنچا دیں گے۔ آپ یہاں احمدی معاشرے کی حفاظت کریں اور جہاں بھی معاشرتی قدریں حیاء پر حملہ آور ہوں وہاں آپ حیاء کی حفاظت میں سینہ سپر ہو جائیں۔

نظام جماعت کو "لاگروں" میں نگرانی کا انتظام کرنا چاہیئے

لاگروں (یعنی عام لوگوں کے لئے حکومت کی مقرر کردہ اجتماعی رہائش گاہوں) میں ویسے ہی لڑکوں اور لڑکیوں کے باہم اختلاط کے مواقع موجود ہیں۔ اُدھر نئے آنے والے جو لوگ باہر سے آکر آباد ہوتے ہیں انہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اچانک ایک نئے تبدیل شدہ موسم سے آدوچار ہوئے ہیں۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ اصل موسم وہی ہے جو روحانیت کے لحاظ سے ہمیشہ یکساں رہنے والا موسم ہے اور وہ ہے اسلام کا اپنا مخصوص موسم۔ وہ ایک ایسا موسم ہے جو ملکوں کے فرق سے تبدیل نہیں ہو سکتا۔ نئے آنے والے اس باریک فرق کو نظر میں نہیں رکھتے۔ مغربی دنیا کی آزادیوں میں اچانک آکر وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اب ہمارے راستے سے سب روکیں اٹھ گئی ہیں، اب ہم ایسی دنیا میں پہنچ گئے ہیں جہاں سوال کرنے یا روکنے ٹوکنے والا کوئی نہیں اور پابندیاں عائد کرنے والا کوئی نہیں، اب جو چاہو کرو، جیسے چاہو رنگ رلیاں مناؤ۔ گویا جو جی میں آئے کر گزرنے کی چھٹی ہے۔ حالانکہ جس وقت وہ اس قسم کے خیالات کو دل میں جگہ دیتے ہیں وہ پابندیوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کرتے بلکہ اسلام سے ہی چھٹی اختیار کر لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے شروع میں یہ قدم خطرناک نتائج پر منتج نہ بھی ہو لیکن اس اقدام کے پیچھے جو نیتیں کار فرما ہوتی ہیں وہ پھر پھولتی پھلتی ہیں اور رنگ لائے بغیر نہیں رہتیں۔ وہ لوگ جو محض اس لئے اپنے کردار کو تبدیل ہونے دیتے ہیں کہ یہاں ظاہری پابندی کوئی نہیں ان کے دلوں سے مذہبی پابندیاں بھی ایک ایک کر کے رخصت ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ جب وہ اپنے آپ کو مذہبی پابندیوں سے بھی آزاد کر لیتے ہیں تو پھر ایسے لوگوں کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ شروع کا وقت ہوتا ہے جب نظام کو ان کا نگران ہونا چاہیئے اور خبردار رہنا چاہیئے کہ وہ کس حال میں ہیں اور انہیں یہاں آزاد معاشرہ کی خرابیوں سے بچانے کے لئے کن پیش بندیوں کی ضرورت ہے۔ نظام جماعت کو ایسے تمام لاگروں میں نگرانی کا انتظام کرنا چاہیئے جہاں معصوم بچیاں، جو اپنے معاملات کا پورا فہم نہیں رکھتیں یا اسی طرح ایسے نوجوان لڑکے جو اپنے ملک میں بھی اچھے کردار کا نمونہ دکھلانے والے نہ تھے، اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے اخلاقی لحاظ سے حفاظت کے انتظام ہونے چاہئیں۔ نظام جماعت کو ان پر نظر رکھنی چاہیئے اور ان کی تربیت میں حصّہ لینا چاہیئے۔

ہمارا اصل ہتھیار نصیحت ہی ہے

جبر اسلام میں نہ وہاں جائز تھا جہاں سے وہ (جرمنی میں نئے آباد ہونے والے) آئے ہیں اور نہ یہاں جائز ہے۔ سب سے بڑی قوّت سچّی، پاک نصیحت کی قوّت ہے۔ یہ اتنی بڑی قوّت ہے کہ اس کے مقابل پر دنیا کی کوئی قوت کام نہیں کرسکتی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى (سورۃ الاعلیٰ آیت ۱۰)

نصیحت میں بہت بڑی طاقت ہے پس اے مخاطب!
تُو نصیحت کرتا چلا جا۔

اس سے ظاہر ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سب سے بڑا طاقتور ہتھیار جو عطا کیا گیا وہ نصیحت کا ہتھیار تھا اور آپ سب کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں جو سب سے طاقتور ہتھیار دیا گیا ہے وہ نصیحت ہی کا ہتھیار ہے۔ پس طعنہ آمیزی کے رنگ میں نہیں، چڑ کے لگانے کی خاطر نہیں، ماؤں کو قابل اصلاح بیٹوں کے طعنے دیتے ہوئے نہیں اسی طرح بھائیوں کو بہنوں کے طعنے دیتے ہوئے نہیں بلکہ خالصتہً انسانی ہمدردی کے زیر اثر اور اسلامی معاشرے کی حفاظت کی خاطر پاک دل سے دردناک طریق پر نصیحت کریں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں یہ شعر آپ نے ابھی سنا ہے ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُس پہ قرباں ہے

آپؑ فرماتے ہیں میں جو نصیحت کرتا ہوں کسی غصّہ کی بنا پر نہیں کرتا حقیقت یہی ہے کہ نصیحت اور غصّہ کا باہم کوئی جوڑ نہیں ہے جس نصیحت میں غصّہ پیدا ہو جائے، جس نصیحت میں نفرت شامل ہو جائے وہ نصیحت فائدہ کی بجائے ہمیشہ نقصان پہنچاتی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود

پروگرام سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۹۱ء

پہلا دن جمعۃ المبارک ۱۰ مئی

تا	از	پروگرام
۱۳،۳۵	۱۱،۰۰	رجسٹریشن وطعام وتیاری نماز
۱۳،۴۵	۱۳،۳۵	اعلانات
۱۴،۴۵	۱۳،۴۵	نماز جمعہ و عصر
۱۵،۰۰	۱۴،۴۵	پرچم کشائی
۱۵،۱۵	۱۵،۰۰	تلاوت و نظم
	۱۵،۱۵	افتتاحی خطاب
۱۸،۰۰	۱۶،۳۰	والی بال کوالیفائنگ راؤنڈ
۲۰،۰۰	۱۸،۰۰	فٹ بال "
۲۱،۱۵	۲۰،۰۰	کھانا و تیاری نماز
	۲۱،۴۵	نماز مغرب و عشاء

دوسرا دن ہفتہ ۱۱ مئی

تا	از	پروگرام
	۴،۳۰	نماز تہجد
۵،۲۰	۵،۰۰	نماز فجر و درس
۷،۰۰	۵،۳۰	صبح کی سیر
۸،۳۰	۷،۰۰	ناشتہ
۱۰،۰۰	۸،۳۰	۱۰۰ میٹر دوڑ، گولا پھینکنا ہائی جمپ، لانگ جمپ
۱۳،۰۰	۱۰،۰۰	والی بال، کبڈی، رسہ کشی
۱۴،۳۰	۱۳،۰۰	کھانا و تیاری نماز
۱۴،۴۵	۱۴،۳۰	نماز ظہر و عصر
۱۵،۱۵	۱۴،۴۵	تلقین عمل
۱۵،۴۵	۱۵،۱۵	خطاب ایمبیسڈر و نمائندہ گیروس گیراؤ
۱۷،۰۰	۱۵،۴۵	کرکٹ نمائشی میچ
۱۷،۱۵	۱۷،۰۰	رسہ کشی فائنل
۱۸،۰۰	۱۷،۱۵	کبڈی فائنل
۲۰،۰۰	۱۸،۰۰	مقابلہ تلاوت، نظم و اذان
۲۱،۱۵	۲۰،۰۰	کھانا و تیاری نماز
	۲۱،۱۵	نماز مغرب و عشاء

مجلس عرفان (حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی جائے گی)

تیسرا دن اتوار ۱۲ مئی

تا	از	پروگرام
	۴،۳۰	نماز تہجد
۵،۲۰	۵،۰۰	نماز فجر و درس
۷،۰۰	۵.۳۰	صبح کی سیر
۸،۳۰	۷،۰۰	ناشتہ
۹،۳۰	۸،۳۰	۴۰۰ میٹر دوڑ، مقابلہ کلائی پکڑنا
۱۱،۰۰	۹،۳۰	فٹ بال، سیمی فائنل + فائنل
۱۱،۳۰	۱۱،۰۰	والی بال فائنل، مقابلہ عام و دینی معلومات
۱۲،۳۰	۱۱،۳۰	تقریری مقابلہ اردو، جرمن، انگلش
۱۴،۰۰	۱۲،۳۰	کھانا و تیاری نماز
۱۴،۱۵	۱۴،۰۰	نماز ظہر و عصر
۱۴،۲۰	۱۴،۱۵	تلاوت
۱۵،۰۰	۱۴،۲۰	تقسیم انعامات برائے دوم + سوم
۱۵،۴۵	۱۵،۰۰	فیچر پروگرام
۱۶،۰۰	۱۵،۴۵	تلاوت، نظم و عہد
۱۶،۲۰	۱۶،۰۰	تقسیم انعامات برائے اول
۱۶،۳۰	۱۶،۲۰	رپورٹ سالانہ اجتماع
	۱۶،۳۰	اختتامی خطاب و دعا

ضروری نوٹ :- امسال لجنہ اماء اللہ کا اجتماع خدام الاحمدیہ کے ساتھ نہیں ہو رہا۔ اس لئے خدام سے گذارش ہے کہ وہ اجتماع میں شمولیت کے لئے خواتین کو ہمراہ نہ لائیں۔

ملتی ہیں کہ یہاں کے ماحول سے متاثر ہو کر پردے کا پوری طرح لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ عورتوں کی محفل میں مرد بھی آ جا رہے ہوتے ہیں۔ ویڈیو فلم بھی بن رہی ہوتی ہے، غزلیں بھی پڑھی جا رہی ہوتی ہیں، محفلیں بھی جم رہی ہوتی ہیں اس قسم کا غیر اسلامی ماحول برداشت کر کے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دوسروں کی نظر میں قدامت پرست شمار نہیں ہوں گے ان کا انداز فکر یہ ہوتا ہے کہ ہم ہیں تو سہی کچھ قدامت پرست لیکن اتنے بھی نہیں گئے گزرے کہ اس قسم کی بے حیائیاں نہ کر سکیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ جائز ہے۔ یہ طرز فکر اور طرز عمل ہرگز درست نہیں ہے۔ یہ ایسے اقدامات ہیں جو رفتہ رفتہ آپ کو خطرناک مقام تک پہنچا دیں گے۔ آپ یہاں احمدی معاشرے کی حفاظت کریں اور جہاں بھی معاشرتی قدریں حیاء پر حملہ آور ہوں وہاں آپ حیاء کی حفاظت میں سینہ سپر ہو جائیں۔

نظام جماعت کو "لاگروں" میں نگرانی کا انتظام کرنا چاہیئے

لاگروں (یعنی عام لوگوں کے لئے حکومت کی مقرر کردہ اجتماعی رہائش گاہوں) میں ویسے ہی لڑکوں اور لڑکیوں کے باہم اختلاط کے مواقع موجود ہیں۔ اُدھر نئے آنے والے جو لوگ باہر سے آ کر آباد ہوتے ہیں انہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اچانک ایک نئے تبدیل شدہ موسم سے آ دو چار ہوئے ہیں۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ اصل موسم وہی ہے جو روحانیت کے لحاظ سے ہمیشہ یکساں رہنے والا موسم ہے اور وہ ہے اسلام کا اپنا مخصوص موسم۔ وہ ایک ایسا موسم ہے جو ملکوں کے فرق سے تبدیل نہیں ہو سکتا۔ نئے آنے والے اس باریک فرق کو نظر میں نہیں رکھتے۔ مغربی دنیا کی آزادیوں میں اچانک آ کر وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اب ہمارے راستے سے سب روکیں اٹھ گئی ہیں، اب ہم ایسی دنیا میں پہنچ گئے ہیں جہاں سوال کرنے یا روکنے ٹوکنے والا کوئی نہیں اور پابندیاں عائد کرنے والا کوئی نہیں، اب جو چاہو کرو، جیسے چاہو رنگ رلیاں مناؤ۔ گویا جو جی میں آئے کر گزرنے کی چھٹی ہے۔ حالانکہ جس وقت وہ اس قسم کے خیالات کو دل میں جگہ دیتے ہیں وہ پابندیوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کرتے بلکہ اسلام سے ہی چھٹی اختیار کر لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے شروع میں یہ قدم خطرناک نتائج پر منتج نہ بھی ہو لیکن اس اقدام کے پیچھے جو نیتیں کارفرما ہوتی ہیں وہ پھر پھولتی پھلتی ہیں اور رنگ لائے بغیر نہیں رہتیں۔ وہ لوگ جو محض اس لئے اپنے کردار کو تبدیل ہونے دیتے ہیں کہ یہاں ظاہری پابندی کوئی نہیں ان کے دلوں سے مذہبی پابندیاں بھی ایک ایک کر کے رخصت ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ جب وہ اپنے آپ کو مذہبی پابندیوں سے بھی آزاد کر لیتے ہیں تو پھر ایسے لوگوں کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ شروع کا وقت ہوتا ہے جب نظام کو ان کا نگران ہونا چاہیئے اور خبردار رہنا چاہیئے کہ وہ کس حال میں ہیں اور انہیں یہاں آزاد معاشرہ کی خرابیوں سے بچانے کے لئے کن پیش بندیوں کی ضرورت ہے۔ نظام جماعت کو ایسے تمام لاگروں میں نگرانی کا انتظام کرنا چاہیئے جہاں معصوم بچیاں، جو اپنے معاملات کا پورا فہم نہیں رکھتیں یا اسی طرح ایسے نوجوان لڑکے جو اپنے ملک میں بھی اچھے کردار کا نمونہ دکھلانے والے نہ تھے، اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے اخلاقی لحاظ سے حفاظت کے انتظام ہونے چاہئیں۔ نظام جماعت کو ان پر نظر رکھنی چاہیئے اور ان کی تربیت میں حصّہ لینا چاہیئے۔

ہمارا اصل ہتھیار نصیحت ہی ہے

جبر اسلام میں نہ وہاں جائز تھا جہاں سے وہ (جرمنی میں نئے آباد ہونے والے) آئے ہیں اور نہ یہاں جائز ہے۔ سب سے بڑی قوت سچی، پاک نصیحت کی قوّت ہے۔ یہ اتنی بڑی قوّت ہے کہ اس کے مقابل پر دنیا کی کوئی قوت کام نہیں کر سکتی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى (سورۃ الاعلیٰ آیت ۱۰)

نصیحت میں بہت بڑی طاقت ہے پس اے مخاطب!
تُو نصیحت کرتا چلا جا۔

اس سے ظاہر ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سب سے بڑا طاقتور ہتھیار جو عطا کیا گیا وہ نصیحت کا ہتھیار تھا اور آپ سب کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں جو سب سے طاقتور ہتھیار دیا گیا ہے وہ نصیحت ہی کا ہتھیار ہے۔ پس طعنہ آمیزی کے رنگ میں نہیں، چڑ کے لگانے کی خاطر نہیں، ماؤں کو قابل اصلاح بیٹوں کے طعنے دیتے ہوئے نہیں اسی طرح بھائیوں کو بہنوں کے طعنے دیتے ہوئے نہیں بلکہ خالصتاً انسانی ہمدردی کے زیر اثر اور اسلامی معاشرے کی حفاظت کی خاطر پاک دل سے دردناک طریق پر نصیحت کریں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں یہ شعر آپ نے ابھی سنا ہے ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُس پہ قرباں ہے

آپؑ فرماتے ہیں میں جو نصیحت کرتا ہوں کسی غصّہ کی بنا پر نہیں کرتا حقیقت یہی ہے کہ نصیحت اور غصّہ کا باہم کوئی جوڑ نہیں ہے جس نصیحت میں غصّہ پیدا ہو جائے، جس نصیحت میں نفرت شامل ہو جائے وہ نصیحت فائدہ کی بجائے ہمیشہ نقصان پہنچاتی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحتیں فرمانے کے بعد نصیحتوں کا بنیادی فلسفہ بھی بیان فرما دیا۔ آپ نے فرمایا میں جو نصیحتیں کرتا ہوں خدا گواہ ہے کہ میرے دل میں بدوں کے خلاف نہ کوئی غصہ ہے اور نہ کوئی کینہ، ہاں میں پاک اور غریبانہ نصیحت کے ذریعہ بدی کے خلاف ایک جہاد کر رہا ہوں، نصیحت کی یہ آوازیں میرے دل سے اُٹھی ہیں اور میں مجبور ہوں کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر دل سے نکلی ہوئی ان آوازوں کو بنی نوع انسان تک پہنچاؤں اسی لئے فرمایا ؏

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ

جہاں تک اس نصیحت کے اثر انداز ہونے کا تعلق ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ؏

کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

یعنی میں تو ایک عاجز بندہ ہوں یہ صحیح ہے کہ خدا نے مجھے بہت بڑا مقام عطا کیا ہے مگر دل کی کیفیت یہ ہے کہ جہاں بھی پاکی دیکھتا ہوں، جہاں کوئی نیکی دیکھتا ہوں میرا دل اور میری جان اس پر فدا ہونے لگتی ہے۔ الغرض اصل ہتھیار نصیحت ہی ہے۔ یہی وہ ہتھیار ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا، یہی وہ ہتھیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا گیا اور یہی وہ ہتھیار ہے جو دنیا کے ہر ملک میں خواہ مشرقی ہو یا مغربی ہو یکساں قوت کے ساتھ کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کام کے لئے کسی حکومت کی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت ہے تو صرف دل کی پاکی کی اور دل کی عاجزی کی اور نصیحت کو پُر درد بنانے کی۔ جہاں تک حالات معلوم کرنے اور جستجو کر کے حالات سے آگاہ ہونے کا تعلق ہے وہ ضرور کریں۔ یہ نظام جماعت کے فرائض میں شامل ہے لیکن ایسا سختیوں کی خاطر نہیں بلکہ نصیحت کے ذریعہ اصلاح کرنے کی خاطر کریں۔

نصیحت اور علاج کے مختلف ادوار

اس ضمن میں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ سختی بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سختی یہ ہے کہ اصلاح کی خاطر زبردستی کی جائے اور ایسے ذرائع استعمال کئے جائیں کہ گویا کسی کو کوئی خاص روش ترک کرنے پر جسمانی طور پر مجبور کر دیا جائے۔ بالغ لوگوں کے خلاف ایسی سختی اسلام میں جائز نہیں ہے۔ اسلام ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے نصیحت سے کام لینے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن نصیحت کے دور کے بعد (جو بہر حال مقدم ہے) ایک دوسرا دور بھی آتا ہے اور وہ ہے علاج کا دور۔ اس نئے دور میں ایک نوع کی سختی روا رکھی جاتی ہے لیکن اس سختی کی حیثیت جبر کی نہیں ہوتی بلکہ اس کی حیثیت یا مقام علاج کا ہوتا ہے۔ جماعت کو آخر پر علاج کا درجہ رکھنے والی سختی سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔ جماعت کو آخری چارۂ کار کے طور پر ایسی سختی یہاں بھی کرنا پڑے گی۔

جبر والی سختی اور علاج والی سختی میں جو فرق ہے میں اسے اچھی طرح واضح کر کے سمجھانا چاہتا ہوں۔ علاج والی سختی کو جبر سمجھنا ہرگز بھی درست نہ ہو گا۔ اس کو ایک مثال سے بآسانی واضح کیا جا سکتا ہے۔ بالفرض کہیں کوئی وبا پھیل جائے اور بعض ایسے مریض ہوں جو دوسروں کو بھی بیمار کرنے والے ہوں، پوری کوشش کے باوجود بھی ان کی بیماری قابو میں نہ آئے اور وہ یہ بات سمجھنے پر بھی آمادہ نہ ہوں کہ تم اپنی بیماری کو اپنے تک محدود رکھو اور دوسروں کو خواہ مخواہ اس میں مبتلا نہ کرو تو ایسے مریضوں کے لئے دنیا کی تمام آزاد قوموں میں جو جبر کے خلاف ہیں یہ قانون رائج ہے کہ انہیں مجبور کر کے QUARANTINE یعنی قرنطینہ (علیحدہ مخصوص کی ہوئی جگہ) میں رکھا جاتا ہے۔ QUARANTINE ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں ایسے مریضوں کا باہر کی دنیا سے اختلاط منقطع کر دیا جاتا ہے تاکہ ان کے جراثیم اور اثرات باقی صحت مند لوگوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ جماعت احمدیہ میں اس قسم کا قرنطینہ تو نہیں ہے جو قرنطینہ ہے وہ ایک اور رنگ کا ہے۔ ہم باقی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں سے سزا کے طور پر نہیں بلکہ اپنے دفاع اور خود حفاظتی کے طور پر اپنے سوشل تعلقات توڑ لیں تاکہ آپ کی معصوم بچیاں ان کی سیرت دیکھ کر اس سے بد اثر قبول نہ کریں اور انہیں خطرات لاحق نہ ہوں۔ ایسے بیمار لوگ غیر ذمہ دارانہ باتیں دوسروں کے کانوں میں پھونکتے ہیں۔ اس سے بدی اور فحشاء پھیلتی ہے۔ اسے روکنے اور اس سے دوسروں بچانے کی خاطر بالآخر ایسے اقدامات کرنے پڑتے ہیں۔

تجسّس اور تبتُّن کے متعلق اسلامی تعلیم

اس ضمن میں ایک اور فرق کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اس فرق کو واضح کرنے کے بعد میں اس خطاب کو ختم کروں گا۔ جہاں تک اس فرق کا تعلق ہے بعض ایسی باتیں ہیں جو تفصیل سے سمجھانی ضروری ہیں ورنہ آپ کے عہدیدار ہوں یا دوسرے سننے والے وہ بعض اوقات بعض باریک فرقوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے غلطی کر جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اسلامی نظام اس تفصیل سے نافذ ہو کہ کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ ہر شخص کو پتہ ہو کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیوں کر رہا ہوں۔ ہر شخص کو پتہ ہو کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کے حق میں کیا دلائل ہیں۔ پھر دلائل ہوں بھی اتنے مضبوط کہ وہ غیروں کو خواہ

وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم سمجھا سکے اور مطمئن کرا سکے کہ اسلام جو بھی تعلیم دیتا ہے اس میں حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی جبر نہیں کوئی زبردستی نہیں، کوئی جاہلانہ بات نہیں بلکہ کمال بالغ نظری پر مبنی نہایت اعلیٰ تعلیم ہے اور ایسی بے نظیر تعلیم ہے کہ بنی نوع انسان کے لئے اسے اپنانے کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہیں۔

جہاں تک حالات سے آگاہی کی غرض سے جستجو کرنے کا تعلق ہے اس کی جائز حدود کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس بارہ میں بنیادی بات یہ ہے کہ اسلام تجسّس کی اجازت نہیں دیتا۔ لوگوں کے ذاتی معاملات کے بارہ میں بلاوجہ تجسّس کرنے اور کرید کرید کر حالات معلوم کرنے کے وہ خلاف ہے۔ قرآن کریم کی ایک واضح ہدایت ہے کہ وَلَا تَجَسَّسُوْا یعنی ہرگز تجسّس سے کام نہ لو، لوگوں کے ذاتی معاملات میں بے جا مداخلت نہ کرو اور بلاوجہ توہمات کا شکار ہو کر یہ جستجو کرنے کی کوشش نہ کرو کہ کوئی چھپ کر کیا کرتا ہے۔ اس کو تجسّس کہا جاتا ہے۔ تجسّس منع ہے اور اس کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن ایک اور حکم ہے اور وہ ہے تبیّن کا حکم، فرمایا، اِذَا جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا کہ جب بھی کوئی فاسق خبر پہنچائے تو تبیّن کر لیا کرو یعنی اس خبر پر یقین لانے کی بجائے اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ اب تبیّن اور تجسّس میں بہت بڑا فرق ہے۔ میں جو ہدایت دے رہا ہوں وہ تجسّس کی نہیں دے رہا بلکہ تبیّن کی دے رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں خواتین میں اندر ہی اندر باتیں ہوتی ہیں. اب وہ باتیں مختلف لاگروں کے متعلق ہوں یا مختلف گھروں یا بعض بچوں بچیوں کے متعلق ہوں ایسی باتیں کرنا سراسر ناجائز ہے۔ ایسی عورتیں زبان کے چسکے لیتی ہیں اور فحشاء پھیلانے کا موجب بنتی ہیں۔ ایسی باتیں نصیحت کی خاطر نہیں ہوتیں کیونکہ نصیحت تو اس کو کرنی چاہیئے جو نصیحت کا محتاج ہے۔ اس کو تو نصیحت نہیں کہتے کہ ایک عورت گھر سے نکلتی ہے، دوسری ہمسائی کے گھر پہنچتی ہے اور کہتی ہے تمہیں پتہ ہے فلاں جگہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ کام چھوڑ کے کہتی ہے بتاؤ مجھے کیا ہو رہا ہے۔ وہ کہتی ہے وہاں تو لڑکیاں اس طرح کرتی ہیں اور وہاں لڑکے اس طرح کرتے ہیں، یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے، کسی کو ہوش ہی کوئی نہیں۔ وہ کہتی ہے اچھا یہ ہو رہا ہے ہمارے محلہ میں۔ ایسی باتوں میں اول تو بہت سا حصہ جھوٹ ہوتا ہے، مبالغہ آمیزی ہوتی ہے۔ دوسرے جب وہ عورت بات سُن کر آگے پہنچاتی ہے تو اُس کو مزہ نہیں آتا جب تک وہ دو چار باتیں ساتھ زائد نہ لگا دے حتیٰ کہ پَر کا کوّا بنتا چلا جاتا ہے۔

قوموں کو ہلاک کر دینے والی بُرائی

اس طرح سوسائٹی میں ایسی بھیانک خبریں پھیلنا شروع ہو جاتی ہیں جو گندی ہوتی ہیں اور ہوتی بھی ہیں جھوٹی اور حد سے زیادہ مبالغہ آمیز۔ ان کا نہایت مہلک اثر سوسائٹی پر دو طرح سے پڑتا ہے۔ اول تو وہ عورتیں جو فحشاء کو پھیلانے کا موجب بن جاتی ہیں وہ خدا کی نظر میں پیاری نہیں رہتیں۔ اللہ ان کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ان کے درمیان سے برکتیں اٹھ جاتی ہیں۔ خدا کے پیار کی مستحق ہونے کی بجائے وہ اُس کی ناپسندیدگی اور ناراضگی مول لے لیتی ہیں۔ چونکہ اس مرض کے عورتوں میں پھیلنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اس لئے خطرہ یہ ہوتا ہے کہ پوری سوسائٹی ہی اس میں ملوث نہ ہو جائے۔ اور اگر خدانخواستہ ساری سوسائٹی ہی ملوث ہو گئی تو ہو گا یہ کہ بظاہر ساری عورتیں نیکیاں بھی کر رہی ہوں گی۔ چندے بھی دے رہی ہوں گی، قرآن بھی پڑھ رہی ہوں گی لیکن ایک ایسے بنیادی حکم کی خلاف ورزی کرتی چلی جا رہی ہوں گی جس کے متعلق قرآن نے وارننگ دی ہوئی ہے کہ خبردار اس بُرائی میں مبتلا نہ ہونا کیونکہ یہ قوموں کو ہلاک کر دیا کرتی ہے۔ ایسی عورتیں اس بُرائی میں مبتلا ہوتی چلی جاتی ہیں اور خود اپنے ہاتھوں اپنی نیکیوں کو برباد کرتی چلی جاتی ہیں۔ وہ بدی کو سوسائٹی میں پھیلانے کی مجرم بن جاتی ہے۔ ان کی باتوں سے دوسری سننے والی عورتوں میں بدی کے لئے ولولے اور حوصلے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی باتوں پر سننے والی خواہ کتنی ہی دفعہ کانوں کو ہاتھ لگا کر اَسْتَغْفِرُاللّٰہ پڑھے اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ دوسری عورتیں تو ایسا کر رہی ہیں میں ہی ایک ایسی رہ گئی ہوں جس کے لئے اسلام اور سلسلہ کی پابندیاں لازم ہوں۔ پھر رفتہ رفتہ جب بے حیائی پھیلتی ہے تو وہ کہتی ہے ایسی بھی کوئی بات نہیں فلاں تو ایسا کرتا ہے ہم کیوں نہ کریں۔ ایسی عورتیں، لجنات کی کارکنات یا سلسلہ کے دوسرے کام کرنے والوں کی بیویوں اور بچیوں پر نظر رکھتی ہیں اور اگر ان میں کوئی نقص دیکھیں تو اور زیادہ ان کو یہ بہانہ ہاتھ آ جاتا ہے کہ وہ پابندیوں کی خلاف ورزی کریں۔ وہ کہتی ہیں فلاں ایسا کرتا ہے تو اسے کوئی کچھ نہیں کہتا میں کروں تو میری دفعہ بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اس طرح نصیحت کارگر ہونے کا ماحول ضائع ہو جاتا ہے۔ جس طرح صحرا میں کوئی پودا اُگ نہیں سکتا اسی طرح ایسے ماحول میں نصیحت کارگر نہیں ہوتی۔ جب شدّت کی دھوپ پڑتی ہو، جب خشک سالی کا موسم ہو تو سب سے زیادہ ویران وہ ریتلا علاقہ ہوتا ہے جہاں قسمت سے کچھ بارش ہو تو کچھ اُگتا ہے ورنہ کچھ اُگتا ہی نہیں۔ یہ جو عورتوں کے

بلا جواز باتوں کے چھوٹے چھوٹے چسکے ہیں یہ سوسائٹی کو ویرانوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ پھر ایسے ویرانوں میں روحانیت کا پودا اگ ہی نہیں سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری قوم تباہی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔

تجسّس اور تبیّن کا باہمی فرق

زبان کے ان چھوٹے چھوٹے چسکوں کا معاملہ معمولی بات نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ بہت خطرناک بات ہے۔ جیساکہ میں نے بیان کیا ہے اس کے نتیجہ میں تجسّس پیدا ہوتا ہے جس سے خدا نے منع کیا ہے۔ جو شخص عام پبلک میں ایسی باتیں کرتا ہے جو اشاعت فحشاء کے ذیل میں آتی ہیں اسے خدا تعالیٰ نے فاسق قرار دیا ہے۔ اُس نے بہت ہی حکیمانہ لفظ کا انتخاب فرمایا ہے یہ کہہ کر کہ جب تمہارے پاس کوئی فاسق باتیں کرے تو تحقیق کر لیا کرو۔ اس کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ عام طور پر فاسقوں میں ایسی باتیں کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے شرفاء میں یہ رجحان نہیں ہوتا، ہوتا بھی ہے تو بہت کم اور برائے نام۔ دوسرے جہاں تک اتھارٹیز (صاحب اختیار ہستیوں) کا تعلق ہے یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے نمائندگان تک جب ایسی بات پہنچے تو قرآن نے ان کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ ان کو یہ تمیز کرنی چاہیئے کہ بات پہنچانے والا کون ہے کیونکہ ان کو تو بات پہنچانے والے فاسق بھی ہوں گے اور صالح بھی ہوں گے۔ اس لئے فرمایا جہاں صالحین کی طرف سے بات پہنچے زیادہ یقین کے ساتھ اس پر کارروائی ہونی چاہیئے اور جب بدکردار لوگ ان پر کوئی بات پہنچائیں تو کسی قسم کے اقدام سے پہلے پوری تحقیق کر لیا کریں تاکہ اس ضمن میں کوئی معصوم بلاوجہ مصیبت کا نشانہ نہ بنے۔ یہ ہے اسلامی تعلیم جس کو تبیّن کہتے ہیں۔

پس جہاں بھی لجنہ کی کسی عہدیدار تک کوئی ایسی بات پہنچتی ہے تبیّن اُس پر فرض ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے حکم دیا ہے کہ تبیّن کرو اور تبیّن کے سلسلہ میں جیساکہ اردو میں کہا جاتا ہے جھوٹے کو گھر تک پہنچانا چاہیئے جو عورت ایسی بات کرتی ہے اسے وہیں پکڑ لینا چاہیئے کہ تم نے بات خود گھڑی ہے یا کسی سے سنی ہے؟ اگر سنی ہے تو بتاؤ کس سے سنی ہے؟ ورنہ میں تمہارا نام لے کر نظام کو اس کی اطلاع دوں گی اور عہدیداران کو بتاؤں گی کہ تم نے یہ بات پھیلائی ہے اور تم کسی کا نام نہیں بتا رہیں کہ جس سے تم نے یہ بات سنی ہو۔ اس کو تبیّن کہتے ہیں۔ پس اگر وہ عورت تحقیق کے دوران نام نہ بتائے تو وہ اس بات کی مجرم ہے کہ اس نے ایک فحشاء کو پھیلایا اور اس کو روکنے میں سلسلہ کی مدد نہیں کی۔ یا پھر وہ مجرم ہے اس بات کی کہ اس نے ازخود افتراء سے کام لے کر ایک بات گھڑی ورنہ بات تھی کوئی نہیں۔ دونوں صورتوں میں وہ سزا کی مستحق ہے۔ اگر نظام اس طرح دخل دے اور کارروائی کرے تو سچ اور جھوٹ میں تمیز ہو جائے گی۔ اور پتہ لگ جائے گا کہ بات صحیح ہے یا غلط۔ ایسی سوسائٹی میں جہاں نظام فوراً حرکت میں آئے بدی پھیل نہیں سکتی۔ ایسی باتوں کی بیخ کنی کے لئے ضروری ہے کہ تبیّن اختیار کیا جائے لیکن اس امر کو کبھی فراموش نہ کیا جائے کہ تبیّن تجسّس سے بالکل مختلف چیز ہے تجسّس یہ ہے کہ آپ لوگوں کے ایسے ذاتی معاملات میں بلاوجہ مداخلت کریں جو باہر نہیں نکلے، جنہوں نے ازخود فحشاء کا رنگ اختیار نہیں کیا اور جو گلیوں میں کھُل کھیلنے کے مقام تک ابھی نہیں پہنچے۔ مداخلت یہ ہے کہ آپ ازخود کسی مرد یا عورت کے متعلق شک کریں کہ در پردہ یہ ضرور ایسا کرتا یا کرتی ہوگی۔ آپ اس بات کے تجسّس میں لگ جائیں اور تاک لگا کر بیٹھی رہیں اور کرید کرید کر اندر کی بات معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ یہ تجسّس ہے جو کلیتہً اسلام میں منع ہے۔ ہر انسان کی ایک پرائیویسی ہے، اُس پر خدا تعالیٰ کی ستّاری کا پردہ ہے۔ خدا کی ستّاری کے پردے کو پھاڑ کر اندر جھانکنے کی آپ کو اجازت نہیں ہے۔ لیکن جس نے خود یہ پردہ اتار پھینکا ہے، جو بے حیائی کے مقام تک پہنچ گیا ہے، جو ایسی حرکتیں کرتا ہے جو باہر سے نظر آنے لگی ہیں وہاں تبیّن نہ کرنا بھی جرم ہے۔ وہاں تحقیق ضروری ہے یعنی یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔

تحقیق کے سلسلہ میں جماعت کا عام دستور

اس سلسلہ میں جماعت کا عام دستور یہی ہے کہ اگر کسی معاملہ میں کوئی عہدیدار ملوث ہو تو اُس کی شکایت اس کی معرفت کی جائے تاکہ اس کو ساتھ ہی اپنے دفاع کا بھی موقع مل جائے۔ دوسرے اس میں حکمت یہ ہے کہ جس نے شکایت سننی ہے اس کا وقت بچ جائے۔ بجائے اس کے کہ شکایت سننے والا معاملہ کو اُس عہدیدار کے پاس دوبارہ بھیجے جس کے خلاف شکایت کی گئی ہے۔ ایک ہی دفعہ میں وہ طرفین کی باتیں سن کر کسی نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ نظام کا یہ دستور صرف عہدیداروں کے متعلق ہے یعنی جب کسی عہدیدار کے خلاف کسی کو شکایت ہو تو وہ اُس عہدیدار کی معرفت شکایت بھیجے ورنہ افرادِ جماعت ہر قسم کی بات براہِ راست خلیفۃ المسیح کو لکھ سکتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ نظام کا تقاضا ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہمیشہ امیر کی معرفت چٹھیاں پہنچایا کریں۔ ایک خاتون، ایک مرد، ایک بوڑھا، ایک بچّہ جو کچھ بھی دیکھتا اور محسوس کرتا ہے اپنے خطوں میں معصومانہ طور پر اس کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اس طرح دنیا بھر سے موصول ہونے والے خطوط کے ذریعہ خلیفۃ المسیح کو معلوم ہوتا رہتا ہے کہ ہر جگہ عام طور پر کیا ہو رہا ہے۔ اس طرح براہِ راست خط

لکھنے میں کوئی روک نہیں ہے اور نہ ایسا کرنا نظام کے خلاف ہے۔ لیکن اگر ایک شخص اُس عہدیدار کو نظر انداز کر کے جس کے خلاف اسے شکایت ہے براہِ راست اپنی شکایت پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کو ہم کہتے ہیں ایسا کرنا نظامِ جماعت کے خلاف ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ براہِ راست شکایت کی صورت میں جس تک شکایت پہنچائی گئی ہے اسے ایسی صورت میں تحقیق کرنے کا حق نہیں ہے۔ اس کا تحقیق کا حق اپنی جگہ قائم ہے اور وہ حق قرآن کریم نے تبیّن کی آیت کے تحت اس کو دیا ہے۔ جو نظامِ جماعت قرآن پر مبنی ہو اس کا یہی دستور العمل ہوگا۔ بسا اوقات میں ایسے لوگوں کو یہی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کا براہِ راست شکایت کرنا درست طریق نہیں ہے۔ آپ امیر کی معرفت یا صدر لجنہ کی معرفت یا جو بھی متعلقہ عہدیدار ہے اس کی معرفت بھجوائیں اور یہ کہ میں اُس وقت تک قدم نہیں اٹھاؤں گا جب تک یہ شکایت مقررہ طریق کے مطابق نہ پہنچے۔ لیکن بعض دفعہ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ یہ معاملہ اس نوعیت کا ہے کہ بجائے اس کے کہ شکایت کنندہ کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی شکایت متعلقہ عہدیدار کی معرفت بھیجے میں براہ راست متعلقہ عہدیدار یا عہدیداروں سے پوچھ لوں۔ ایسا کرنا نظامِ جماعت کے خلاف نہیں ہے اور یہ حق آپ سب عہدیداران کو بھی حاصل ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اگر کسی کے متعلق کوئی شکایت ملتی ہے تو یکطرفہ رائے کو قبول کرنے کا آپ کو حق نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر وہ شکایت نظام کو نظر انداز کر کے آئی ہے تو آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کو رد کر دیں اور لکھنے والے کو مجبور کریں کہ وہ نظام کا توسط اختیار کرے۔ لیکن آپ اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ چونکہ اس نے نظام کا توسط اختیار نہیں کیا اس لئے آپ کوئی بھی قدم نہ اٹھائیں اور کسی معاملہ میں بھی تبیّن نہ کریں۔ بعض شکایتیں اس نوعیت کی ہوتی ہیں کہ وہ نظام کی معرفت نہ بھی پہنچی ہوں تو بھی تحقیق ضروری ہوتی ہے۔ انصاف کا تقاضا صرف یہ ہے کہ اُس وقت تک کوئی قدم نہ اٹھایا جائے اور دل کو اُس وقت تک کوئی اثر قبول نہ کرنے دیا جائے جب تک کہ دوسرے فریق کی بات نہ سن لی جائے۔

نظامِ جماعت کی روح کو نہ سمجھنے کا نقصان

پس اس تبیّن اور تجسّس کا فرق نہ سمجھنے کی وجہ سے اور نظامِ جماعت کی روح کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض دفعہ لجنہ کی عہدیدار بھی عجیب عجیب تمسخرانہ باتیں کرتی ہیں یعنی ایسی بات کرتی ہیں جو درحقیقت ایک تمسخر بن جاتا ہے۔ جب پچھلی دفعہ میں جرمنی آیا تو ایک فیملی کے ساتھ ملاقات کے دوران میرے سے بات کرتے کرتے ایک بچی رو پڑی حتیٰ کہ اس کا نروس بریک ڈاؤن ہونے والا ہو گیا۔ میں نے پتہ کرنا چاہا کہ اسے کیا تکلیف پہنچی ہے، تو پہلے تو وہ بولتی ہی نہ تھی لیکن جب میں نے اس سے کرید کرید کر پوچھا تو اُس نے کہا کل میری بہت ہی بے عزتی ہوئی ہے اور اس بے عزتی کی ذمہ دار لجنہ ہے۔ میں نے پیش آنے والے واقعہ کی تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا میں لجنہ کے ایک مقابلہ میں اول آئی تھی۔ تقسیم انعامات کے وقت جب میرا نام پکارا گیا اور میں بیگم صاحبہ سے انعام[نمبر ۱] لینے آئی اور میں نے انعام حاصل کر لیا تو لجنہ کی عہدیدار نے بڑی سختی سے جھٹک کر مجھ سے وہ انعام چھین لیا اور کہا ہمیں غلطی لگ گئی تھی جو تمہیں بلا لیا تم واپس چلی جاؤ۔ بچّی سے یہ شکایت سن کر مجھے بہت تکلیف پہنچی۔ میں نے انگلینڈ واپس پہنچ کر صدر لجنہ کو لکھا کہ اس معاملہ کی تحقیق کرائیں اور تحقیق کے نتیجہ سے مجھے اطلاع دیں۔ وہاں سے جو جواب آیا اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ آپ خود تو نظام کی پابندی کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور خود ہی نظام کو توڑ رہے ہیں۔ مراد یہ تھی کہ چونکہ اُس لڑکی نے میری (متعلقہ عہدیدار کی) معرفت خط نہیں لکھا اس لئے آپ کو حق نہیں کہ تحقیق کریں۔ یہ جواب درست نہیں ہے۔ میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ بعض صورتوں میں تحقیق کرنا میرا بھی حق ہے اور آپ میں سے ہر عہدیدار کا بھی حق ہے۔ اگر کوئی شکایت پہنچے اور وہ شکایت اس نوعیت کی ہو کہ وہ عہدیدار فیصلہ کرے کہ میں تحقیق کراؤں تو اس کا یہ حق تو نہیں کہ وہ یکطرفہ اثر قبول کر کے کسی کو مجرم شمار کر لے لیکن یہ حق ضرور ہے کہ از راہِ تحقیق نظامِ جماعت میں وہ چٹھی بھجوائے اور اصل واقعہ کی تفصیل معلوم کرے اور پوچھے کہ ایسا کیوں ہوا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ آپ کی لجنہ کی عہدیدار کی لاعلمی اور عدم تربیت کے نتیجہ میں ایسا ہوا ہے۔

مجھے یاد ہے بچپن میں جب ہم قادیان میں تھے تو ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھے بیٹھنے کا کم موقع ملتا تھا انہوں نے جب ہمارے گھر کھانا کھانا ہوتا تھا تو ہمیں بھی اکٹھے بیٹھنے کا موقع مل جاتا تھا اور کھانے میں ہم بھی ساتھ شامل ہوا کرتے تھے۔ اُس وقت میں دیکھا کرتا تھا کہ کئی دفعہ عورتیں اپنی اپنی شکایتیں لے کر آجاتیں۔ کوئی روتی ہوئی آئی اور اپنی شکایت بیان کر گئی اور آپؓ نے وہ شکایت نوٹ کر لی۔ کوئی

حاشیہ (نمبر ۱) "مزید تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ انہوں نے سختی سے ہرگز نہیں کہا تھا۔ نہایت آرام سے اور نرمی سے بات کی تھی مگر وہ بچّی بے وجہ جذباتی ہو کر ضرورت سے زیادہ ردِّ عمل دکھا گئی۔ اس لئے لجنہ کی عہدیداروں پر اس تبصرہ کو محض نصیحت کے طور پر لینا چاہیئے منفی ریمارکس کے طور پر نہ لیا جائے"۔ (ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

اور عورت آئی اور چٹھی میں لکھی ہوئی کوئی شکایت دے گئی۔ ایسی شکایتوں کے متعلق آپؓ کا دستور یہ تھا کہ جب تک آپؓ فریق ثانی کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع نہ دے لیتے اُس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کرتے آپؓ یکطرفہ بات کبھی نہیں مانتے تھے۔ البتہ یکطرفہ بات کا اس حد تک دل پر ضرور اثر ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان تکلیف کی حالت میں ہے تو سننے والا خود بھی تکلیف محسوس کرنے لگے۔ یہ ایک انسانی مجبوری ہے لیکن اس تکلیف کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ تکلیف محسوس کرنے والے نے دوسرے کو مجرم قرار دے دیا ہے۔ مجرم قرار دینے سے پہلے اس کی تحقیق کروائی جاتی ہے۔ یہ ایک عام طریق ہے ہمیشہ اسی طرح ہوتا چلا آیا ہے۔

میرے پاس ساری دنیا سے شکایتیں آتی ہیں۔ قرآن کریم کی اس ہدایت کے تابع کہ اِذَا جَآءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا میں سمجھتا ہوں کہ تحقیق اس لئے بھی ضروری ہے کہ لکھنے والا مجرم معلوم ہوتا ہے اور خواہ اُس نے نظام جماعت کا واسطہ اختیار نہ کیا ہو میں مناسب سمجھتا ہوں کہ چٹھی نظام جماعت کے پاس واپس بھجواؤں اور تحقیق کروں کہ کس حد تک یہ شخص جھوٹے الزامات لگا رہا ہے اور کس حد تک سچے الزامات لگا رہا ہے؟ اگر میں ایسا نہ کروں تو وہ شخص ناواجب طور پر یہ حرکتیں کرتا چلا جائے گا اور اس کو دنیا کے سامنے ظاہر نہیں کیا جاسکے گا اگر میں شکایت کی چٹھی نظام جماعت کی طرف بھیجوں تو یہ نہیں ہوسکتا کہ امیر کی چٹھی آجائے کہ آپ نظام جماعت کو توڑ رہے ہیں۔ ظاہر ہے نظام جماعت کا مجھے زیادہ پتہ ہے نہ کہ امیر کو۔ اگر خلیفہ وقت نے نظام جماعت کی حفاظت نہیں کرنی تو اور کون ہے جو نظام جماعت کی حفاظت کرے گا۔ خلیفہ وقت بہتر سمجھتا ہے کہ نظام کی باریکیاں کیا ہیں، کس طرح اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور کس طرح اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں نہ پڑا کریں۔ یہ حق آپ کو بھی ہے اور آپ میں سے جماعت کے ہر عہدیدار کو بھی ہے کہ اگر کوئی شکایت آئے تو وہ اس لئے اسے زیر غور نہ لائے کہ وہ نظام کی معرفت نہیں آئی۔ بلاشبہ ہر عہدیدار کو یہ حق حاصل ہے لیکن اگر وہ ایسا معاملہ ہو جس کے متعلق اُس کا دل اس کو یہ کہے کہ اس میں تحقیق ضروری ہے تو پھر تحقیق نہ کرنا بھی جرم ہوگا۔ لیکن عدل کے اس تقاضے کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا کہ جس کے خلاف شکایت کی گئی ہے اسے پوری بات سے مطلع کر دیا جائے۔

زیرِ غور شکایت میں صحیح طرزِ عمل کی وضاحت

وہ معاملہ جو میں نے ابھی آپ کے سامنے بیان کیا تھا اُس کا مجھے جو تفصیلی جواب نظامِ جماعت کی طرف سے ملا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ اُس بچی کو جو اوّل آئی تھی پہلے انعام مل چکا تھا، جب غلطی سے اس کا نام دوبارہ بولا گیا تو اس نے کیوں نہیں کہا کہ مجھے تو انعام مل چکا ہے۔ وہ جھوٹ بولتی ہے کہ ہم نے اُس سے انعام واپس لے کر اُس پر ظلم کیا، اس نے کیوں نہ بتایا کہ غلطی سے اس کا نام پکارا گیا ہے اس لئے مجھے انعام نہ دیا جائے... یہ سب بچگانہ باتیں ہیں۔ انعام لینے کا شوق ہر شخص کو ہوتا ہے۔ جس شخص کو نام لے کر پکارا اور بلایا جائے وہ بہرحال جذبۂ شوق سے مغلوب ہو کر دوڑا دوڑا آئے گا۔ اگر نظام نے غلطی سے ایک انعام دوبارہ دے دیا ہے تو اس سے انعام واپس لینے کا طریق اور ہے نظام کو چاہیئے کہ اس سے علیحدگی میں ایسے وقت جبکہ وہ بے عزتی محسوس نہ کرے اُسے یاد دلائے کہ بی بی ہم سے غلطی ہوگئی ہے ہم معافی چاہتے ہیں آپ کو یہ انعام دوسری دفعہ دے دیا گیا ہے اس لئے آپ یہ انعام واپس کر دیں۔ یہ حسنِ خلق کا تقاضا ہے جسے ایسی صورت میں پورا کرنا ضروری ہے۔ بصورتِ دیگر اگر بھری مجلس میں ایک نوجوان بچّی کو رد کیا جائے تو لازماً اس کو ٹھوکر لگے گی۔

پس لجنہ بہت اچھا کام کر رہی ہے بڑی محنت سے کام کر رہی ہے لیکن لجنہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جس طرح وہ اپنے جذبات کا خیال رکھتی ہیں اور خلیفۂ وقت کی طرف سے جواب طلبی پر بھی دکھ محسوس کرتی ہیں وہ اسی طرح اپنی ماتحت احمدی بچیّوں کے جذبات کا بھی خیال کریں ان کی حرمت کا بھی خیال کیا کریں ان کی حرمت کا بھی احساس کیا کریں۔ اگر غلطی سے کوئی انعام زیادہ چلا گیا تو کونسی قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ پھر اُس انعام کا پبلک میں واپس لینا یقیناً ہر شخص کے لئے بہت ہی تکلیف دہ تجربہ ہے غلطی آپ کی ہے، آپ نے دوبارہ انعام دیا ہی کیوں اور اگر غلطی سے دوبارہ انعام دے دیا تھا اور ضرور واپس لینا ہی تھا تو بعد میں لینا چاہیئے تھا اور اگر واپس نہ بھی لیں تو کونسی قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ لجنہ اتنی غریب تو نہیں ہے کہ ایک چھوٹا سا میڈل دوسری دفعہ دے کر ان کا دیوالیہ پٹ جائے گا۔ اس لئے لجنہ کا جواب ایک بچگانہ جواب ہے۔ خیر جو بھی ہے میں اس جواب کو قبول نہیں کرتا۔ مگر میں آپ کو یہ بات اس لئے نہیں بتا رہا کہ آپ کی صدارت یا آپ کی لیڈر شپ غلط ہے۔ یہ میں آپ کو اس لئے بتا رہا ہوں کہ ایسی باتیں مختلف LEVELS پر ہوتی رہتی ہیں۔ ان سے عہدہ برا ہونے کے لئے تربیت کی ضرورت ہے۔ ان کو بھی اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ ادھر آپ میں سے جو خاتون بھی

بقیہ صفحہ نمبر ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

رسولِ عربیؐ کا پیغام

مسلمانانِ عالم کے نام

مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد شاہد

ہمارے نبی خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں اور حضور کی زریں ہدایات اور روح پرور ارشادات قیامت تک کے لئے مشعل راہ ہیں خصوصاً عہدِ حاضر کے مسلمانوں کی، حضورؐ نے جس شان کے ساتھ راہنمائی فرمائی ہے اسے دیکھ کر روح وجد میں آجاتی ہے اور دل سے بے اختیار درود شریف جاری ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلّمہ کو آخری دور کی ایک خونریز جنگ کی خبر دی اور بتایا۔

"لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَحْسِرَ الفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ یُقْتَتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ" (مسلم کتاب الفتن)

یعنی قیامت سے قبل دریائے فرات سے ایک سونے کا پہاڑ (غالباً BLACK GOLD یعنی تیل) برآمد ہوگا جس کے حصول کے لئے خطرناک قتل وغارت ہوگی اور فریقین کے سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے۔ ایک بار آنحضورؐ اپنے اہل بیت میں تشریف لائے اور حضور سخت گھبرائے ہوئے تھے اور فرمایا۔

وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

ہلاکت اور بربادی ہو عرب کے لئے اس شر کی وجہ سے جو قریب آگئی ہے آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار سے اتنا سا سوراخ ہو گیا ہے۔

حضرت زینبؓ بنت جحش نے عرض کیا۔ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ فرمایا ہاں اس صورت میں جبکہ خبث اور برائی بڑھ کر نیکی پر غالب آجائے گی (مسلم)

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی کہ آخری زمانہ میں اکثریت عیسائیوں کی ہوگی (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کشفی بصیرت کا کمال دیکھئے کہ آنحضورؐ نے مسلمانانِ عالم کو نہ صرف ان زہرہ گداز مصائب وفتن کی چودہ سو سال قبل اطلاع دی بلکہ اس کے حقیقی علاج کی بھی نشان دہی فرمائی چنانچہ مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۴۰۳ پر ہمیں حذیفہ بن یمان کی حقیقت افروز حدیث ملتی ہے جسے عہد حاضر کے تمام مسلمانوں کے نام آنحضورؐ کا پیغام قرار دیا جانا چاہیئے جو حضورؐ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا۔

فَاِنْ رَاَیْتَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَةَ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ فَالْزَمْهُ وَاِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ

یعنی ان حالات میں اگر تم زمین میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ دیکھو تو اُس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ خواہ اُس کی پاداش میں تمہارا جسم لہولہان کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔

کیا ہی مبارک ہے خدا کی وہ جماعت جسے نظام خلافت کی برکتیں حاصل ہیں اور اپنی جانیں، اموال اور آبرو اس راہ میں نچھاور کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ ؎

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ
خون کی اس راہ میں ارزانی تو دیکھ
ہے اکیلا کفر سے زور آزما
احمدی کی روحِ ایمانی تو دیکھ

قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت کا آسمانی نظام ہے

جماعت احمدیہ میں اس کا سلسلہ دائمی طور پر قائم رہے گا اور قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

(محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے یہ امر دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ حضور اقدسؑ کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا اور یہ خلافت نہ صرف یہ کہ شخصی خلافت ہو گی بلکہ خلافتِ راشدہ کے طریق اور طرز پر ہو گی اور ہو گی بھی دائمی یعنی اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اس امر کے ثبوت میں حضور اقدسؑ کی بعض تحریرات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کو درج فرمایا اور لکھا ہے کہ

"ثُمَّ یُسَافِرُ الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ اَوْخَلِیْفَۃٌ مِّنْ خُلَفَآئِہٖ اِلٰی اَرْضِ دِمَشْقَ"

کہ خود مسیح موعود یا اُس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ ارضِ دمشق کی طرف سفر کرے گا

حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب میں یہ تحریر فرما کر دو نہایت ہی واضح گواہیاں خلافت کے مسئلہ پر پیش فرمائی ہیں۔ ایک تو یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح موعود کے جانشین اور خلیفے ہوں گے اور ان میں سے کوئی خلیفہ دمشق کا سفر بھی کرے گا۔ دوسری گواہی آپؑ کی اپنی ہے کہ گویا آپؑ نے اس حدیث کو قبول فرمایا اور اس طرح آپؑ نے اپنے بعد جو کچھ ہونے والا تھا اُس کا اظہار اس حدیث کے درج کرنے سے فرما دیا اور اپنی وفات سے پندرہ سال پہلے یہ گواہی دے دی کہ میرے بعد متعدد خلیفے ہوں گے اور ان میں سے کوئی ایک خلیفہ دمشق کا سفر بھی کرے گا۔

۲۔ اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل حضورؑ نے رسالہ الوصیت تحریر فرمایا اور اس میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نبیوں کو "ایسے وقت میں وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کرتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہ اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط

یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پیر جما دیں گے"۔ ....

اور پھر فرمایا

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔

سواب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیۃ صفحہ ۶-۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے کئی نتائج نکلتے ہیں۔

پہلا نتیجہ:۔ یہ ہے کہ قدرت ثانیہ خلفاء ہی کا نام ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا" قدرت ثانیہ کے (معنے) سمجھاتے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال دے کر حضور علیہ السلام نے اس بات کو واضح فرما دیا کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔

دوسرا نتیجہ:۔ اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت استخلاف سے صرف ماموریت والی خلافت ہی مراد نہیں لیتے بلکہ اس کو عمومیت کا رنگ دیتے ہیں اور اُس خلافت کو بھی آیت استخلاف کا مصداق ہی سمجھتے ہیں جس کے مستحق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے پس خلفاء کا وہ سلسلہ بھی آیت استخلاف کا مصداق قرار پاتا ہے جس کی ابتداء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وجود سے ہوئی۔

تیسرا نتیجہ:۔ اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ انبیاء کے بعد سخت ابتلاؤں کا آنا مقدر ہے اور ان ابتلاؤں کا خلفاء کے ذریعے سے زائل کیا جانا اللہ تعالیٰ کی سنّت قدیمہ ہے۔ ہر ایک نبی کے متبعین کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا اور یہ سنّت قدیمہ سلسلہ احمدیہ میں بھی پوری ہوگی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "سو اب ممکن نہیں کہ خداوند تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے" یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر بھی جماعت کو سخت ابتلاء پیش آوے گا اور خوف کی حالت پیدا ہوگی لیکن سنّت قدیمہ کے مطابق آپؑ کے خلفاء کے ذریعے اس خوف کو امن سے بدل دیا جائے گا اور ابتلاؤں کو زائل کیا جائے گا اور یہ واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت پر سخت ابتلاء آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے ہاتھ سے اُن کو دور کیا اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی قدیم سنّت پوری ہوئی۔

چوتھا نتیجہ:۔ اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ قدرت ثانیہ کے سلسلہ یعنی خلافت کے سلسلہ کو دوام بخشا جائے گا اور تا قیامت خلفاء سلسلہ احمدیہ میں آتے رہیں گے۔ جماعت کا نظام دن بدن مضبوط سے مضبوط ہوتا چلا جائے گا اور اسے ایسا استحکام حاصل ہو جائے گا کہ خلافت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"

پانچواں نتیجہ:۔ اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ دوسری قدرت کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوگا یعنی آپؑ کے جانے کے بعد دوسری قدرت آئے گی جیسا کہ آپؑ نے فرمایا "اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں" انجمن تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قائم ہو چکی تھی لیکن یہاں پر قدرت ثانیہ کے ظہور کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں کہ وہ آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں اور اوپر میں بیان کر آیا ہوں کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ اب اصل کی موجودگی میں خلافت کا سوال پیدا نہیں ہوتا اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک میں نہ جاؤں دوسری قدرت آ نہیں سکتی یعنی میرے جانے کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم ہوگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ آپؐ کے جانے کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وجود میں ہوا۔ یہ سب نتائج جو رسالہ الوصیّت کی عبارت سے نکلتے ہیں ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا اور وہ شخصی خلافت کی صورت میں ہوگا۔

اولاد کیلئے تربیت کی ایسی کوشش کرو کہ ان میں باہم اخوّت، اتحاد، جرأت، شجاعت، خودداری، شریفانہ آزادی پیدا ہو، ایک طرف انسان بناؤ دوسری طرف خدا کا سچا فرمانبردار (خطبات نور)

جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کا قیام

مکرم منظور احمد خان ۔ جرمنی

جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال پر متفقہ طور پر جس طریق پر اجماع کیا وہ خلافت راشدہ کا طریق تھا۔

حضور ؑ کے وصال کے بعد تدفین سے پہلے جب آپ کی نعش مبارک بہشتی مقبرہ میں لائی گئی تو جماعت کے سربراوردہ لوگوں نے باہم مشورہ سے نئے امام کی جانشینی کے مسئلے پر غور کرنا شروع کیا۔ مکرم خواجہ کمال الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کی وفات سے دو چار روز پہلے رؤیا میں یہ دکھایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب آپ کی جانشینی کریں گے۔ بزرگانِ جماعت اور انجمن کے سرکردہ ممبران نے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کو خلیفہ منتخب کرنے کے بارہ میں رائے ظاہر کی تمام احباب جماعت کی نظریں پہلے ہی اس بزرگ اور عاشق صادق پر پڑ رہی تھیں۔ چنانچہ بلا توقف ہر ایک نے آپ کے حق میں رائے دی۔ البتہ مولوی محمد احسن صاحب سے جب پوچھا گیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بھی مشورہ کر لیں ضروری ہے۔ چنانچہ جب آپ سے مشورہ لیا گیا تو آپ نے نہایت شرح صدر سے اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا۔

”حضرت مولانا سے بڑھ کر کوئی نہیں خلیفہ ضرور ہونا چاہیئے اور حضرت مولانا ہی خلیفہ ہونے چاہئیں ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے اور حضرت اقدس کا ایک الہام ہے کہ اس جماعت کے دو گروہ ہوں گے اور ایک کی طرف خدا ہوگا“

(بحوالہ اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۵۸۹ طبع اول ۱۹۵۲ء)

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اکابرین جماعت نے جب متفقہ طور پر درخواست کی کہ وہ خلافت کی ذمہ داریاں سنبھال لیں، تو آپ نے ایک نہایت پر از معرفت تقریر فرمائی جس میں جماعت کو توحید کا سبق دے کر الٰہی خوشخبریوں کے پورا ہونے کے فلسفہ کے بارہ میں کچھ فرمایا اور پھر اپنے امام منتخب ہونے کے متعلق اپنے دلی جذبات اور خیالات کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا ۔

”میری پچھلی زندگی پر غور کر لو میں کبھی امام بننے کا خواہشمند نہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم مرحوم امام الصلوٰۃ بنے تو میں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا۔ میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے۔ میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہشمند نہیں۔ میں ہرگز ان باتوں کا خواہشمند نہیں۔ اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولا مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں۔ قادیان بس اس لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اس فکر میں کئی دن گذارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی۔ اس لئے میں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔۔۔۔ اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے“

آخر میں آپ نے ارشاد فرمایا :۔

اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی ۔ اگر تمہیں یہ منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں۔ ان میں خصوصیت سے میں قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے شامل کرتا ہوں۔ پھر تعلیم دینیات، دینی مدرسے کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں جس نے فرمایا۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ

یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی“

(بحوالہ الحکم ۶ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

اس تقریر کے بعد بیک زبان حاضرین نے باواز بلند یہ عہد کیا

کہ ہم آپ کے تمام احکام مانیں گے ۔ آپ ہمارے امیر ہیں اور مسیح موعودؑ کے جانشین۔ چنانچہ اس اقرار کے بعد الحاج حضرت مولوی حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ نے جملہ حاضرین سے جن کی تعداد ۱۲۰۰ تھی، بیعت خلافت لی اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک نیا دن طلوع ہوا ۔

یہ دن قدرت ثانیہ کے ظہور کا دن تھا جس نے تا ابد جماعت احمدیہ کے ساتھ رہنا تھا اور جس کی خوشخبری حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو دی تھی ۔ چنانچہ شہادت القرآن میں آپ فرماتے ہیں ۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں ۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو کہ تمام دنیا کے وجودوں کے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رکھے ۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے ۔"

اسی طرح حضرت اقدسؑ رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں ۔

"خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ، جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا منشاء ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے ۔ اس طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا ۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے ۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں ۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے اور خود اپنے نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے ۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد شکست کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے ۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے ۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا ۔"

(از سوانح فضل عمرؓ جلد اول طبع اول دسمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۸۱ تا صفحہ ۱۸۴)

مکرمہ بشریٰ اقبال آف ربوہ حال جرمنی کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۰ جنوری کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام مرزا ایاز بیگ تجویز فرمایا ہے ۔ اس خوشی میں مکرمہ نے مبلغ پچاس مارک اعانت اخبار احمدیہ کے لئے دیئے ہیں ۔ تمام قارئین اخبار احمدیہ سے نومولود کی درازیٔ عمر ، نیک صالح اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ______ (ادارہ)

خصوصی شمارہ

اخبار احمدیہ جرمنی کا خصوصی شمارہ برائے اسیرانِ راہِ مولیٰ شائع کرنے کا ارادہ ہے ۔ جرمنی میں موجود ایسے احباب جن کو اسیرانِ راہِ مولیٰ بننے کی سعادت حاصل ہوئی ہے وہ ان ایام کی روئداد لکھ کر ۳۰ مئی تک ہمیں ارسال کر دیں ۔ اسی طرح جو احباب ایسے دوستوں کو جانتے ہوں کہ جنہوں نے پاکستان میں اسیرانِ راہِ مولیٰ بن کر جیلوں میں سختیاں برداشت کی ہیں وہ اُن احباب تک ہماری خواہش پہنچائیں ۔ لیکن ایسے دوستوں کی ان ایام کی روئداد مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں ۔

ادارہ اخبار احمدیہ ______ جرمنی

مقالہ خصوصی
م۔ا۔د

عرب ممالک کے خلاف ایک نئی یلغار کا آغاز

ترکی کے صدر جناب ترگت اوزال مارچ ۱۹۹۱ء کے اواخر میں امریکہ گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے امریکی صدر مسٹر جارج بُش کے مہمان کے طور پر کیمپ ڈیوڈ میں ان کے ہاں چند یوم قیام کیا۔ امریکہ میں انہوں نے ڈیوک یونیورسٹی میں چھ سو افراد کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"خلیجی جنگ سے مشرق وسطیٰ میں نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں"۔

اُن کی اس تقریر کی جو مختصر رپورٹ روزنامہ جنگ لندن میں شائع ہوئی ہے اس سے یہ پورے طور پر واضح نہیں ہوتا کہ وہ نئے مسائل کیا ہیں۔ البتہ اس رپورٹ کے مطابق ایک خاص امر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔

"جنگ سے قبل عراق مستحکم تھا لیکن آج ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔ یہ ابھی واضح نہیں ہوسکا کہ اسے دوبارہ مستحکم کیسے کیا جائے گا کسی ملک کو عراق کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے"۔

(روزنامہ جنگ لندن ۳۰ مارچ ۱۹۹۱ء صہ۲)

جہاں تک عراق کو توڑنے پھوڑنے اور اس کے استحکام کو خاک میں ملانے کا تعلق ہے خود جناب ترگت اوزال اس میں برابر کے شریک ہیں اس لئے کہ وہ خلیج کی جنگ میں امریکہ کے زبردست اتحادی تھے۔ امریکہ اور اس کے دوسرے اتحادیوں کے ساتھ مل کر عراق کے استحکام کو خاک میں ملانے کے بعد اس کی بربادی پر آنسو بہاتے اور اس کے از سر نو استحکام کے لئے فکرمند ہونے کا بھلا اب کیا فائدہ؟ مثل مشہور ہے خود کردہ را چہ علاج۔ امریکہ اور اس کے دیگر اتحادی یہ کب چاہیں گے کہ عراق دوبارہ مستحکم ہو۔

عراق کی مکمل تباہی کے بعد خلیجی جنگ جن نئے مسائل کو جنم دینے کا موجب بنی ہے وہ سب مسائل اس ایک بنیادی حقیقت کے ہی مختلف شاخسانے ہیں کہ اس جنگ کے نتیجہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کے مفادات کو زبردست تقویت ملی ہے اور مسلمانوں کے مفادات کو انتہائی شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس جنگ کا ایک نہایت تکلیف دہ منفی اثر یہ ظاہر ہوا ہے کہ لاکھوں امریکی اور یورپی افواج کی آڑ میں نئے عیسائی مشنریز کی ایک بہت بڑی تعداد مشرق وسطیٰ کے مسلمان ممالک میں آوارد ہوئی ہے اور انہوں نے ان عرب ممالک میں ایک بہت بڑی مذہبی یلغار کا آغاز کر کے خستہ و پریشاں حال عرب مسلمانوں کو عیسائی بنانا شروع کر دیا ہے۔ جہاں امریکہ نے عراق کے خلاف اپنی فوجی یلغار یا آپریشن کا نام "ڈیزرٹ سٹارم" رکھا تھا وہاں چرچ نے اپنی اس مذہبی یلغار کا نام "آپریشن موبلائیزیشن" رکھا ہے۔ چنانچہ برطانیہ کے عیسائی رسائل واخبارات "کرسچن ہیرالڈ"، "کرسچیانٹی ٹوڈے" اور "فوکس" میں شائع ہونے والی خبروں کے حوالہ سے جو رپورٹ روزنامہ "جنگ" لندن میں شائع ہوئی ہے اس کے بعض اقتباسات ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ ان سے اس یلغار کی شدت اور سنگینی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مذکورہ عیسائی اخبارات رقم طراز ہیں۔

۱۔۔۔ "ایک عرب ریاست کے دوسری عرب ریاست پر حملہ کی وجہ سے عرب باشندوں کے ایمان کو بہت دھچکا لگا ہے اور اس آڑے وقت میں عیسائیوں کی طرف سے امداد پا کر لوگ بہت حیران اور شکر گزار ہیں گو بعض جگہ ان کی سخت مخالفت بھی ہو رہی ہے"۔

۲۔۔۔ "عرب دنیا اس وقت عیسائیت کا پیغام سننے کے لئے تیار ہے۔ عیسائیوں کو چاہیئے کہ وہ خلیجی جنگ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میدان عمل میں آئیں اور عیسائیت کو پھیلانے میں مدد دیں۔ صرف اردن کے ملک میں روزانہ ۶۰ سے ۰۰ ایک افراد حلقہ بگوش عیسائیت ہو رہے ہیں۔ ایک عیسائی پبلشر کے تعاون سے بائبل کے عربی ترجمہ کے ۲۵ لاکھ نسخے شائع کئے جا رہے ہیں جو عراق، اردن اور دیگر عرب ممالک میں تقسیم کئے جائیں گے"۔

۳۔۔۔ "بہت سے سعودی باشندے بھی دور دراز کا سفر کر کے بائبل کے حصول کے لئے عیسائیوں کے پاس آ رہے ہیں۔ "آپریشن موبلائیزیشن" کے

ایک کارکن کے بیان کے مطابق بائیبل کی مانگ اتنی بڑھ گئی ہے کہ ان کے پاس بائیبل کے تمام نسخے ختم ہو گئے ہیں "

۴ — " مڈل ایسٹ میں خلیجی جنگ کی وجہ سے پناہ گزینوں کی کافی تعداد عیسائیوں کی طرف سے انسانی ہمدردی کے طور پر دی جانے والی امداد کے نتیجہ میں عیسائیت اختیار کر رہی ہے "

(روزنامہ جنگ لندن ۵ اپریل ۱۹۹۱ء صـ۳)

امریکہ اور اس کے اتحادی عیسائی ملکوں کی لاکھوں افواج کو سعودی عرب میں بلانے اور پڑوسی اسلامی ملک عراق پیران سے حملہ کرا کے اسے تباہی کی نذر کرنے ہی کا یہ ایک انتہائی افسوسناک نتیجہ ہے کہ عرب ملکوں میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں اس درجہ بڑھ گئی ہیں کہ عرب باشندے اسلام ترک کر کے عیسائیت قبول کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اس صورت حال کا ایک ہی علاج ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کی بجائے باہم متحد ہو کر عیسائیت کی اس یلغار کا مقابلہ کریں اور جنگ کے ایک مراسلہ نگار نے "نقطۂ نظر" کے کالم میں اس مسئلہ کے جس حل کی طرف توجہ دلائی ہے اس پر عمل پیرا ہوں۔ ہم مراسلہ نگار کے تجویز کردہ لائحہ عمل کو خود اسی کے الفاظ میں پیش کر کے اپنی ان گذارشات کو ختم کرتے ہیں۔

" ظاہر ہے عیسائی لٹریچر یا ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگا کر یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر مذہب کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کا حق ہے۔ یہ مسئلہ اسلامی تعلیمات کی خوبیوں اور قرآنی تعلیمات کو اجاگر کرنے سے حل ہوگا۔ امت مسلمہ کو اس مسئلہ کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے اور مسلم تنظیموں کو فوری طور پر میدان عمل میں آنا چاہیئے "

(روزنامہ "جنگ" لندن ۵ اپریل ۱۹۹۱ء)

Travel Agents and Exporters for New and Old Textile Machinery

Goldwing Khan OHG

Abbas Anwar & Irfan Khan

Hohenstaufenstraße 9 · 6000 Frankfurt am Main 1
Telefon (0 69) 74 11 417 · Telefax (0 69) 74 11 411
Telefon privat (0 69) 56 72 62 · 39 96 72

مساوات کے بارہ میں اسلامی تعلیم

اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

(مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مبلغ جرمنی)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ط

(آل عمران آیت ۱۱۱)

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے سب سے بہتر امّت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں تمام بنی نوع انسان اور سب دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یعنی اسلام میں چھوٹے بڑے، کالے گورے، امیر غریب، کمزور اور طاقتور سب برابر ہیں۔ یہ عالمگیر مساوات ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

(الحجرات آیت ۱۱)

مومنوں کا رشتہ آپس میں بھائی بھائی کا ہے۔ پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس میں لڑ پڑے ہوں صلح کرا دیا کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ج

(الحجرات آیت ۱۲)

اے مومنو کوئی قوم کسی قوم سے اس کو حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ کسی قوم کی عورتیں دوسری اقوام کی عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی کیا کریں ممکن ہے وہ دوسری قوم یا حالات والی عورتیں ان سے بہتر ہوں۔

ان آیات میں یہ سنہری اصول مُضمر ہے کہ مسلمانوں کا آپس میں تعلق اخوت اسلامی پر مشتمل ہونا از بس ضروری ہے اور مسلمانوں کو نہ صرف آپس میں بلکہ تمام مذاہب کے پیروؤں اور تمام اقوام کے ساتھ مساوات کا سلوک کرنا چاہیئے تا دنیا میں امن صلح اور عالمگیر اخوت پیدا ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ط إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ ط إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(الحجرات آیت ۱۴)

اے لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ معزّز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔

یعنی قومیں اور نسلیں صرف امتیاز کے لئے ہیں جو ان کو تفاخر اور تکبّر کا ذریعہ بناتا ہے وہ اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی ان آیات کی روشنی میں اپنے ارشادات میں مساوات انسانی پہ بہت زور دیا ہے۔ حضورؐ نے ایک موقع پر فرمایا۔

تمام مسلمان ایک جسم کے مختلف حصّے ہیں جب ان کے ایک حصّہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو تمام جسم تکلیف برداشت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ تمہارے درمیان تمام اختلافات کو مٹا دیا ہے۔ تمام مسلمان حضرت آدم کی اولاد ہیں اور حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا۔

ایک عرب کو ایک عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور ایک عجمی کو کسی عرب پر فضیلت نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ سے ایک حدیث مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ایک عہد کیا کہ وہ نماز کی پابندی کریں گے زکوٰۃ باقاعدہ ادا کریں گے اور تمام مسلمانوں کے ساتھ مساوات اور نیکی کا سلوک روا رکھیں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایک انسان اُس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتا جب تک وہ اپنے دوسرے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (بخاری و مسلم)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے مساوات انسانی کے قیام کے لئے کیا عملی اقدامات کئے۔ مساوات کے قیام کے لئے اسلام نے سب سے پہلے غلامی کو مٹایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے سارا زور اس امر پر صرف کیا کہ دنیا سے غلامی کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے چنانچہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قرآن کریم نے ایک اصول بیان کیا ہے جو سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے یہ اصول قرآن کریم میں اس طرح مذکور ہے۔

فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً (سورۃ محمد آیت ۵)

یعنی جب کوئی غلام پکڑا جائے تو اُس کے بارہ میں شریعت اسلامی میں صرف دو ہی حکم ہیں یا تو بطور احسان چھوڑ دو یا جرم کا جرمانہ وصول کرکے چھوڑ دو قید کا حکم کہیں نہیں۔ جرمانہ کے بارہ میں شرط ہے کہ اگر غلام مکاتبت چاہے تو مکاتبت کر سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ غلام قاضی کے پاس جاکر کہہ دے کہ میں آزاد ہونا چاہتا ہوں۔ تم میرا جرمانہ مقرر کردو میں محنت مزدوری کرکے اپنی کمائی میں سے ماہوار قسط تمہیں دیتا چلا جاؤں گا۔ جب کوئی غلام یہ مطالبہ کرے تو اسلامی شریعت کے ماتحت قاضی کے پاس مقدمہ جائے گا اور وہ اس کی لیاقت کو دیکھ کر اس کے ذمہ ایک رقم مقرر کردے گا۔ اب دیکھیں اس تعلیم کے ہوتے ہوئے کیا کوئی شخص اپنی مرضی کے خلاف غلام رہ سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کے بعد تمام غلام آزاد کردیئے تھے۔ حضورؐ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن سے کردی حالانکہ عرب غلام کے ساتھ شادی کو بہت بُرا سمجھتے تھے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ غلاموں کے بارہ میں اسلامی تعلیم کا منشاء یہ تھا کہ مسلمان ان کے ساتھ بالکل اپنے قریبی عزیزوں کی طرح سلوک روا رکھیں۔ اسی طرح حضرت اسامہؓ جو حضرت زیدؓ کے بیٹے تھے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک ایسے لشکر کا سردار مقرر کیا جس میں دس ہزار مسلمان شامل تھے اور جس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تک شامل تھے۔ اسلام کے علاوہ دنیا کی کونسی قوم ہے جس نے لوگوں کو اس قسم کی آزادی عطا کی ہو اور مساوات کا یہ حیرت انگیز نمونہ پیش کیا ہو کہ آزاد شدہ غلام کے بیٹے کو ایک لشکر جرار کا سردار مقرر کیا ہو اور اس لشکر میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ بھی شامل ہوں۔

حدیث میں آتا ہے حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جب کسی شخص کے ماتحت کوئی غلام ہو تو اُسے چاہیئے کہ اُسے وہی کھانا دے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی لباس دے جو وہ خود پہنتا ہے اور تم اپنے غلاموں کو ایسا کام نہ دیا کرو جو اُن کی طاقت سے زیادہ ہو۔ (بخاری)

یہ حدیث اپنے مطلب میں نہایت واضح ہے اور اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم میں نہ صرف یہ کہ غلاموں کے ساتھ کامل درجہ کا حسن سلوک اور انتہائی شفقت کا حکم دیا گیا ہے۔ دراصل اس تعلیم کا اصل منشاء یہ تھا کہ مسلمان اپنے غلاموں کو بالکل اپنے بھائیوں کی طرح سمجھیں تاکہ اُن کے تمدن اور معاشرت میں اسی طرح کی بلندی پیدا ہو جائے جیسا کہ دوسرے آزاد لوگوں میں ہے اور ان کے دلوں سے پستی کے احساسات بالکل محو ہو جائیں۔

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں حضرت ابونوارؓ جو روئی کے کپڑوں کی تجارت کرتے تھے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ ان کی دوکان پر آئے اور اس وقت ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ حضرت علیؓ نے دو قمیضیں خریدیں اور پھر اپنے غلام سے کہا کہ ان میں سے جو قمیض تم چاہو لے لو چنانچہ غلام نے ایک قمیض چن لی دوسری قمیض حضرت علیؓ نے خود پہن لی (اسد الغابہ حالات حضرت علیؓ)

اس حسن سلوک کے پیچھے وہی جھلک نظر آتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ سے غلامی کو دور کرنے کے لئے پیش کی کہ یہ غلام جلد تر اخلاق و معاشرت میں آزاد لوگوں کے مرتبہ کو پہنچ کر آزاد کئے جانے کے قابل ہو جائیں۔ پس غور کریں کیا دنیا کا کوئی مذہب یا دنیا کی کوئی

قوم اس مساوات کی مثال پیش کرسکتی ہے۔ یہی مساوات کی عالمگیر دلکش دلربا اور حسین تعلیم تھی جس نے مسلمانوں کو دنیا کا سردار بنا دیا۔

مساوات کے قیام کے لئے اسلام کا دوسرا اہم حکم

جس پر تمام صحابہؓ شدت سے عمل کرتے تھے یہ ہے کہ اسلام نے جُرم کی سزا میں چھوٹے بڑے کا کوئی فرق روا نہیں رکھا۔ اسلام کے نزدیک مجرم خواہ بڑا ہو یا چھوٹا بہر حال وہ تعزیر کا مستحق ہوتا ہے اور اس میں کسی قسم کا امتیاز جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت نے جو کسی بڑے قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی چوری کی اور معاملہ حضورؐ کی خدمت میں پہنچا۔ ساتھ ہی چند لوگوں نے سفارش کردی کہ یہ بڑے خاندان کی عورت ہے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور معمولی تنبیہہ کردی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو آپؐ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے اور حضورؐ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالوں اور پھر فرمایا دیکھو پہلی قومیں یعنی یہود اور نصاریٰ اسی لئے تباہ ہوئیں کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی جُرم کرتا تو اُسے سزا نہ دیتے مگر اسلام میں اس قسم کا کوئی امتیاز نہیں جو شخص جو جُرم کرے گا اُسے سزا دی جائے گی خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا۔

تمدنی معاملات میں مساوات کی اہمیت

اس بارہ میں صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما تھے مجلس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضورؐ کے بعض رشتہ دار بھی موجود تھے۔ ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا اور حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضورؐ نے کچھ دودھ نوش فرمایا اور پھر خیال آیا کہ باقی دودھ حضرت ابوبکرؓ کو دے دیں مگر آپؐ نے دیکھا کہ وہ حضورؐ کے بائیں طرف بیٹھے ہیں اور باقی رشتہ دار دائیں طرف اور حضورؐ کے دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا تھا۔ اسلام نے چونکہ دائیں طرف والے کا حق مقدم رکھا ہے اس لئے حضورؐ نے اس لڑکے کو کہا کہ اگر تم اجازت دو تو یہ دودھ حضرت ابوبکرؓ کو دے دوں۔ اس لڑکے نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا حق ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ دائیں طرف بیٹھنے کی وجہ سے دودھ پر تمہارا ہی حق ہے اس لئے میں تم سے اجازت چاہتا ہوں کہ میں یہ دودھ ابوبکرؓ کو دے دوں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ جب یہ میرا حق ہے تو پھر آپ کے تبرک کو کوئی کس طرح چھوڑ سکتا ہے یہ کہہ کر اُس نے دودھ کا پیالہ پینا شروع کر دیا۔ اس واقعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ سے اسلامی مساوات کے تمام پہلوؤں پر سیر کن روشنی ڈالی اور پھر ان پر ذاتی طور پر عمل پیرا ہو کر ثابت فرما دیا کہ اسلام واقعی عالمگیر مذہب ہے۔

مرض الموت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں اسلامی مساوات کی اہمیت واضح کرنے کے لئے ایک روز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنی وحی کے ذریعہ مجھ پر واضح کر دیا ہے کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اس وقت تمام صحابہؓ پر رقت طاری تھی آپ نے مجلس میں صحابہؓ کو نصائح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو اسلامی قانون کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں اگر میری زندگی میں کسی کو مجھ سے تکلیف پہنچی ہو تو وہ مجھ سے بدلہ لے لے اور فرمایا کہ اس معاملہ میں اس دنیا میں اس کی تلافی ہو جائے تو میں اسے زیادہ پسند کروں گا بہ نسبت اس کے کہ اس کی وجہ سے خدا تعالیٰ مجھ سے جواب طلبی کرے۔ جب حضورؐ نے یہ فرمایا تو ایک صحابیؓ اُٹھے اور کہا یا رسول اللہؐ میرا ایک حق آپ کے ذمہ ہے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے۔ صحابیؓ نے کہا کہ فلاں موقع پر جبکہ لڑائی میں آپؐ مسلمانوں کی صفیں درست کر رہے تھے تو آپؐ کی کہنی مجھے لگ گئی آپؐ نے فرمایا کہاں لگی تھی۔ صحابیؓ نے پیٹھ پر جگہ دکھائی اور کہا اس جگہ لگی تھی۔ حضورؐ اُس وقت بیٹھ گئے اور فرمایا میرے بھی اُسی جگہ کہنی مارو۔ اس صحابیؓ نے کہا یا رسول اللہؐ اُس وقت میرے تن پر کرتہ نہ تھا اور ننگے جسم پر حضورؐ کی کہنی لگی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا بہت اچھا اور یہ کہہ کر حضورؐ نے پیٹھ پر سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا اب کہنی مارو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتہ اٹھایا اور فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا کہ مجھ سے اس دنیا میں بدلہ لینے لگے اور قیامت پر اُسے اٹھا نہیں رکھا تو وہ صحابیؓ پُرنم آنکھوں کے ساتھ آپؐ پر جھکے اور آپؐ کی پیٹھ پر بوسہ دیتے ہوئے کہا یا رسول اللہؐ بے شک مجھے کہنی لگی تھی مگر میں نے یہ بہانہ صرف اس لئے کیا تھا تاکہ میں اُس وقت جب حضورؐ اپنی جدائی کا ذکر فرما رہے ہیں آخری دفعہ حضورؐ کے جسم مبارک کو بوسہ دے لوں۔ یہ کتنی عظیم الشان مساوات ہے جو اسلام نے زندگی کے تمام شعبوں میں قائم کی۔ (بحوالہ سیر روحانی جلد اوّل صفحہ ۱۴۱-۱۴۰)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے زمانہ کا ایک واقعہ

جبلہ ابن ایہم ایک بہت بڑے عیسائی قبیلہ کا سردار تھا۔ جب شام کی طرف مسلمانوں نے حملے شروع کئے تو یہ اپنے قبیلہ سمیت مسلمان ہو گیا اور حج کے لئے روانہ ہوا۔ حج کے موقع پر ایک جگہ بہت بڑا ہجوم تھا

اتفاق سے کسی مسلمان کا پاؤں اُس کے پاؤں پر پڑ گیا۔ بعض روایات میں ہے کہ پاؤں اُس کے جُبّہ کے دامن پر پڑ گیا۔ اُس نے غصّہ میں آکر زور سے اُسے تھپڑ مار دیا اور کہا تو میری ہتک کرتا ہے تو جانتا نہیں میں کون ہوں۔ وہ مسلمان تو تھپڑ کھا کر خاموش ہوگیا مگر ایک اور مسلمان بول پڑا کہ تجھے پتہ ہے کہ جس مذہب میں تو داخل ہوا ہے وہ اسلام ہے اور اسلام میں چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں۔ اُس نے کہا میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اُس مسلمان نے کہا کہ حضرت عمرؓ کے پاس تمہاری شکایت ہو گئی تو اس مسلمان کا بدلہ وہ تم سے لیں گے۔ وہ سیدھا حضرت عمرؓ کی مجلس میں پہنچا اور پوچھا کہ اگر کوئی بڑا آدمی کسی چھوٹے آدمی کو تھپڑ مارے تو آپ آپ کیا کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اُس چھوٹے آدمی سے اُس کے منہ پر تھپڑ لگوایا جاتا ہے۔ آپؓ نے مزید فرمایا کہ اسلام میں بڑے چھوٹے کا کوئی امتیاز نہیں۔ پھر آپؓ نے فرمایا جبلہ کہیں تم ہی تو یہ غلطی نہیں کر بیٹھے اس پر اُس نے جھوٹ بول دیا اور کہا میں نے تو کسی کو تھپڑ نہیں مارا میں نے صرف ایک بات پوچھی ہے۔ مگر وہ اُسی وقت مجلس سے اُٹھا اور اپنے ساتھیوں سمیت مرتد ہوگیا اور مسلمانوں کے خلاف رومی جنگ میں شامل ہوا۔ یہ ہے وہ مساوات جس کی مثال دنیا کے کسی اور مذہب اور قوم میں نہیں ملتی۔ (بحوالہ سیر روحانی صفحہ ۱۴۳-۱۴۲)

مختلف مذاہب کے درمیان صلح کی تعلیم

پھر اسلام نے مختلف مذاہب کے درمیان انصاف اور مساوات قائم کرنے کے لئے سنہری اصول فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ
صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا
اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا (الحج آیت ۴۱)

کہ اگر دنیا میں ہم مسلمانوں کو کھڑا نہ کرتے اور اس طرح اسلام کے ذریعہ تمام اقوام کے حقوق کی حفاظت نہ کی جاتی تو یہودیوں کی عبادت گاہیں عیسائیوں کے گرجے اور ہندوؤں کے مندر اور مسلمانوں کی مساجد امن کا ذریعہ نہ بنتیں بلکہ فتنہ فساد اور لڑائی جھگڑوں کی آماجگاہ ہوتیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے اس سنہری تعلیم کے پیشِ نظر اپنی مساجد میں ہر قوم کو عبادت کا حق دیا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر نجران کے عیسائیوں کو اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ نجران کے عیسائیوں نے مشرق رو ہو کر عین مسجد نبوی میں اپنی عبادت کے مراسم ادا کئے (زرقانی جلد ۴ حالات وفد نجران)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی خلفاء اربعہ نے مذہبی رواداری کا کامل شاندار نمونہ قائم کیا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کے بارہ میں روایت آتی ہے کہ وہ جب کبھی اسلامی فوج روانہ فرماتے تھے تو اس کے امیر کو واضح طور پر یہ ہدایت فرماتے تھے کہ غیر مسلم اقوام کی عبادت گاہوں اور ان کے مذہبی بزرگوں کا پورا پورا احترام کیا جائے۔

(موطا امام مالک کتاب الجہاد)

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب شام کا ملک فتح ہوا تو جو معاہدہ وہاں کی عیسائی آبادی کے ساتھ مسلمانوں کا قرار پایا اس میں مذہبی آزادی اور مذہبی رواداری کی روح باقی سارے امور پر غالب تھی۔

(تاریخ طبری ابن جریر)

بقیہ : لجنہ سے خطاب

عہدہ پر فائز ہوا سے اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ اس طرح جذبات سے کھیلنا کہ جس کی وجہ سے کوئی شخص ہتکِ عزت محسوس کرے اور تکلیف محسوس کرے بعض دفعہ بڑے خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے، ایک فرد کو ہی نہیں ایک خاندان کو بھی احمدیت سے دور پھینک دیتا ہے۔ خدمت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے اپنے جذبات کا چنداں خیال نہ کریں اپنے آپ پر رحم نہ کریں لیکن دوسرے کے جذبات کا ضرور خیال کیا کریں اور دوسروں کے لئے رحم کا جذبہ پیدا کریں۔ نظم و ضبط اپنی جگہ ہے اور رحم اپنی جگہ ہے۔ ان دونوں کے درمیان تضاد اور ٹکراؤ نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر ایک کو دوسرے پر قربان بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ ان نصیحتوں کو سمجھیں اور جو وقت کے تقاضے ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے مستعد ہو جائیں۔ اگر حیاء کی حفاظت کے سلسلہ میں کوئی غلطیاں ہوئی ہیں تو استغفار کریں اور نظام جماعت کے طور پر بھی اور افراد جماعت کے طور پر بھی حیاء کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے ایک جہاد شروع کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گی تو مغرب کو بھی اس کی کھوئی ہوئی قدر واپس دلانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ اس قدر کا واپس ہونا اور بحال ہونا خود مغربی تہذیب کی حفاظت کے لئے بھی اشد ضروری ہے۔ اس کی محرومی کی وجہ سے وہ کئی قسم کی بلاؤں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل ریمزے کلارک کا مشاہداتی تجزیہ

امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل ریمزے کلارک نے عراق کی تباہی کا پہلا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا ہے۔ یہ تباہی خلیج کی جنگ میں عراق پر بمباری کے باعث ہوئی۔ کلارک کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بمباری سے ۷ہزار شہری ہلاک ہوئے۔ یہ رپورٹ ۸ ،فروری تک ہونے والے نقصان کا احاطہ کئے ہوئے ہے جبکہ یہ بمباری اس کے بعد بھی تقریباً تین ہفتے تک بہت زیادہ شدّت سے جاری رہی۔ ذیل میں اس کے اردو ترجمے کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

"میں نے ۲ ،فروری تا ۸ ،فروری ۱۹۹۱ء عراق کا دورہ کیا میرے دورے کا مقصد بمباری سے ہونے والے نقصان کا جائزہ لینا تھا جو شہری زندگی کو پہنچا۔ اس رپورٹ میں مَیں نے زیادہ تر نقصان کا تو ذکر کر دیا ہے جبکہ کچھ نقصان و تباہی کا ذکر نہیں بھی کیا۔ ہم نے ۷ روز میں ۲ ہزار میل کا سفر کیا۔ شاہراہوں اور سڑکوں کو پہنچنے والے نقصان کے باعث سفر کرنا بہت دشوار تھا اور رات کے وقت خصوصاً گاڑی چلانا بہت خطرناک تھا۔ ہم جہاں بھی گئے ہم نے دیکھا کہ رہائشی علاقوں اور شہری عمارات کو پہنچنے والا نقصان بہت زیادہ تھا۔ جس شہر اور قصبہ میں بھی ہم گئے وہاں یہ دیکھا کہ نہ تو پانی کی فراہمی کا سلسلہ ہے اور نہ ہی بجلی کی سپلائی ہے۔ ٹیلی فون اور ٹیلی ویژن کے رابطے کا وجود ہی نہیں ہے۔ سکول بند ہیں، مکانات ٹھنڈے پڑے ہیں۔ سامان اور افراد کی ایک مقام سے دوسرے مقام تک منتقلی انتہائی محدود ہے۔ لاکھوں افراد دستوں کی بیماریوں اور پیٹ کی تکالیف میں مبتلا ہیں۔ لاکھوں مریضوں کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے کئی ہزار افراد پیٹ کے عوارض کے باعث مر چکے ہیں۔

بمباری سے ہونے والے نقصان کے باعث ہسپتال تو بالکل بند ہو گئے ہیں اور برقی رو نہ ہونے کی وجہ سے رات کے وقت ہسپتالوں میں صورت حال انتہائی تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ حادثات، ذہنی دباؤ نفسیاتی گڑبڑ اور دماغی صدمات، دل کے دورے، وقت سے پہلے بچّوں کی پیدائش، اسقاطِ حمل اور بچّوں کی اموات میں کافی اضافہ ہوا ہے اور ایسا بچّوں کے لئے دودھ اور ادویات کی قلت کے باعث ہوا ہے۔ اس مدت میں صرف ۱۴ ٹن بچّوں کا دودھ موصول ہوا ہے جبکہ اس سے قبل مطلوبہ ہدف ڈھائی ہزار ٹن تھا۔

بغداد میں بچّوں کے دودھ بنانے والے کارخانہ کے (جس کے بارہ میں امریکہ کا دعویٰ تھا کہ یہاں کیمیاوی اسلحہ تیار ہوتا تھا لہٰذا اسے تباہ کر دیا گیا) طویل اور بغیر کسی رکاوٹ کے معائنہ کے بعد ہمیں امریکی دعوے کے خلاف شہادت ملی۔ جن جن علاقوں کا ہم نے دورہ کیا ہم نے دیکھا کہ پانی کو پراسس، پمپ اور ذخیرہ کرنے والے کارخانوں پر بمباری کی گئی۔ اقوام متحدہ کے رکن ممالک کے سفیروں کو اپنے آپ سے دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا ان کے دارالحکومت، بڑے شہر اور قصبے بمباری سے اسی طرح تباہ کئے جاتے ہیں۔ اگر بجلی، پانی، ٹیلیفون، گیسولین، ایئرکنڈیشنگ، ٹی وی اور ریڈیو سے عوام کو محروم کر دیا جائے تو لیما، آرے، کیوبا، لاگوس، ابادان، واشنگٹن، شکاگو، پیرس، نیو دہلی، کلکتہ، کینبرا اور سڈنی کے عوام کا کیا ردِ عمل ہوگا جبکہ شہریوں کے گھروں پر بمباری ہو رہی ہو اور دکانیں، مارکیٹیں، سکول، مساجد، گرجاؤں، ہسپتالوں، پبلک مقامات اور ریلوں پر بمباری ہو رہی ہو۔

اس سب کو کس طرح کویت سے عراق کو نکالنے کے مقصد کے باعث حق بجانب قرار دیا جا سکتا ہے۔ بمباری کا اثر یہ ہوگا کہ عراق میں زندگی کی اقتصادی اور جسمانی بنیاد تباہ ہو جائے گی۔ بمباری کے مقصد کی توضیح صرف یہ کی جا سکتی ہے کہ امریکہ نے عراق کو مجموعی طور پر ایک نسل یا اس سے بھی زائد عرصہ کے لئے بالکل تباہ کر دیا ہے۔ کیا اقوام متحدہ اس غیر قانونی تشدد کا حصہ بنے گی۔

دو ہزار میل لمبی شاہراہوں پر ہم نے سیکڑوں تباہ شدہ گاڑیاں دیکھیں، ہمیں ان گاڑیوں میں کہیں فوجی ساز و سامان نہیں ملا۔

بقیہ صفحہ نمبر ۴۲ پر ملاحظہ فرمائیں

پروگرام سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۹۱ء

پہلا دن جمعۃ المبارک ۱۰ مئی

رجسٹریشن وطعام و تیاری نماز	۱۱،۰۰	۱۳،۳۵
اعلانات	۱۳،۳۵	۱۳،۴۵
نماز جمعہ و عصر	۱۳،۴۵	۱۴،۴۵
پرچم کشائی	۱۴،۴۵	۱۵،۰۰
تلاوت و نظم	۱۵،۰۰	۱۵،۱۵
افتتاحی خطاب	۱۵،۱۵	
والی بال کوالیفائنگ راؤنڈ	۱۶،۳۰	۱۸،۰۰
فٹ بال " "	۱۸،۰۰	۲۰،۰۰
کھانا و تیاری نماز	۲۰،۰۰	۲۱،۱۵
نماز مغرب و عشاء	۲۱،۴۵	

دوسرا دن ہفتہ ۱۱ مئی

نماز تہجد	۴،۳۰	
نماز فجر و درس	۵،۰۰	۵،۲۰
صبح کی سیر	۵،۳۰	۷،۰۰
ناشتہ	۷،۰۰	۸،۳۰
۱۰۰ میٹر دوڑ، گولا پھینکنا ہائی جمپ، لانگ جمپ	۸،۳۰	۱۰،۰۰
والی بال، کبڈی، رسہ کشی	۱۰،۰۰	۱۳،۰۰
کھانا و تیاری نماز	۱۳،۰۰	۱۴،۳۰
نماز ظہر و عصر	۱۴،۳۰	۱۴،۴۵
تلقین عمل	۱۴،۴۵	۱۵،۱۵
خطاب ایمبیسیڈر و نمائندہ گیروس گیراؤ	۱۵،۱۵	۱۵،۴۵
کرکٹ نمائشی میچ	۱۵،۴۵	۱۷،۰۰
رسہ کشی فائنل	۱۷،۰۰	۱۷،۱۵
کبڈی فائنل	۱۷،۱۵	۱۸،۰۰
مقابلہ تلاوت، نظم و اذان	۱۸،۰۰	۲۰،۰۰
کھانا و تیاری نماز	۲۰،۰۰	۲۱،۱۵
نماز مغرب و عشاء	۲۱،۱۵	

مجلس عرفان (حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی جائے گی)

تیسرا دن اتوار ۱۲ مئی

نماز تہجد	۴،۳۰	
نماز فجر و درس	۵،۰۰	۵،۲۰
صبح کی سیر	۵،۳۰	۷،۰۰
ناشتہ	۷،۰۰	۸،۳۰
۴۰۰ میٹر دوڑ، مقابلہ کلائی پکڑنا	۸،۳۰	۹،۳۰
فٹ بال، سیمی فائنل + فائنل	۹،۳۰	۱۱،۰۰
والی بال فائنل، مقابلہ عام و دینی معلومات	۱۱،۰۰	۱۱،۳۰
تقریری مقابلہ اردو، جرمن، انگلش	۱۱،۳۰	۱۲،۳۰
کھانا و تیاری نماز	۱۲،۳۰	۱۴،۰۰
نماز ظہر و عصر	۱۴،۰۰	۱۴،۱۵
تلاوت	۱۴،۱۵	۱۴،۲۰
تقسیم انعامات برائے دوم + سوم	۱۴،۲۰	۱۵،۰۰
فیچر پروگرام	۱۵،۰۰	۱۵،۴۵
تلاوت، نظم و عہد	۱۵،۴۵	۱۶،۰۰
تقسیم انعامات برائے اول	۱۶،۰۰	۱۶،۲۰
رپورٹ سالانہ اجتماع	۱۶،۲۰	۱۶،۳۰
اختتامی خطاب و دعا	۱۶،۳۰	

ضروری نوٹ :- امسال لجنہ اماء اللہ کا اجتماع خدام الاحمدیہ کے ساتھ نہیں ہو رہا۔ اس لئے خدام سے گذارش ہے کہ وہ اجتماع میں شمولیت کے لئے خواتین کو ہمراہ نہ لائیں۔

اقات نماز ماہِ مئی ۱۹۹۱ء

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
یکم مئی	۳,۴۲			۲۰,۴۹	۲۲,۳
" ۲	۳,۴۱			۲۰,۵۱	۲۲,۵
" ۳	۳,۳۹			۲۰,۵۳	۲۲,۶
" ۴	۳,۳۷			۲۰,۵۵	۲۲,۸
" ۵	۳,۳۵			۲۰,۵۷	۲۲,۱۰
" ۶	۳,۳۴			۲۰,۵۸	۲۲,۱۱
" ۷	۳,۳۲			۲۱,۰۰	۲۲,۱۳
" ۸	۳,۳۰			۲۱,۰۱	۲۲,۱۴
" ۹	۳,۲۹			۲۱,۳	۲۲,۱۶
" ۱۰	۳,۲۷			۲۱,۴	۲۲,۱۷
" ۱۱	۳,۲۶			۲۱,۵	۲۲,۱۸
" ۱۲	۳,۲۴			۲۱,۷	۲۲,۲۰
" ۱۳	۳,۲۳			۲۱,۸	۲۲,۲۱
" ۱۴	۳,۲۱			۲۱,۱۰	۲۲,۲۳
" ۱۵	۳,۲۰			۲۱,۱۱	۲۲,۲۴
" ۱۶	۳,۱۸	۱۳,۳۰	۱۷,۳۰	۲۱,۱۳	۲۲,۲۶
" ۱۷	۳,۱۷			۲۱,۱۴	۲۲,۲۷
" ۱۸	۳,۱۶			۲۱,۱۳	۲۲,۲۸
" ۱۹	۳,۱۴			۲۱,۱۵	۲۲,۳۰
" ۲۰	۳,۱۳			۲۱,۱۶	۲۲,۳۱
" ۲۱	۳,۱۲			۲۱,۱۸	۲۲,۳۳
" ۲۲	۳,۱۱			۲۱,۱۹	۲۲,۳۴
" ۲۳	۳,۱۰			۲۱,۲۰	۲۲,۳۵
" ۲۴	۳,۸			۲۱,۲۱	۲۲,۳۶
" ۲۵	۳,۷			۲۱,۲۳	۲۲,۳۸
" ۲۶	۳,۶			۲۱,۲۴	۲۲,۳۹
" ۲۷	۳,۵			۲۱,۲۵	۲۲,۴۰
" ۲۸	۳,۴			۲۱,۲۶	۲۲,۴۱
" ۲۹	۳,۳			۲۱,۲۷	۲۲,۴۲
" ۳۰	۳,۳			۲۱,۲۸	۲۲,۴۳
" ۳۱	۳,۲			۲۱,۲۹	۲۲,۴۴

جرمنی کے مختلف شہروں میں وقت کا فرق

شہروں کے نام	طلوع آفتاب	غروب آفتاب
HAMBURG	-۱۶	+۹
BERLIN	-۲۶	-۱۰
KÖLN	+۵	+۱۰
MÜNCHEN	-۶	-۱۷
BREMEN	-۹	+۹
HANNOVER	-۱۱	+۳
STUTTGART	+۲	-۵
MANNHEIM	+۳	-۱
AACHEN	+۸	+۱۴
DORTMUND	-۱	+۱۱

شعبہ تعلیم جماعت احمدیہ ———— جرمنی

پروگرام اجتماع اطفال

پہلا دن

رجسٹریشن و طعام و تیاری نماز	۱۱,۰۰	۱۳,۳۵
تلاوت نظم و عہد	۱۶,۳۰	۱۶,۴۵
افتتاحی خطاب (برائے اطفال)	۱۶,۴۵	۱۷,۱۵
علمی مقابلہ جات	۱۷,۱۵	۱۹,۱۵
محفلِ سوال و جواب (حضور اقدس کی خدمت میں درخواست کی جائے گی)	۱۹,۱۵	۲۰,۱۵
کھانا و تیاری نماز	۲۰,۱۵	۲۱,۱۵

دوسرا دن

ورزشی مقابلہ جات	۸,۳۰	۱۰,۳۰
علمی مقابلہ جات	۱۰,۳۰	۱۳,۰۰
ورزشی مقابلہ جات	۱۸,۰۰	۲۰,۳۰

تیسرا دن

ورزشی مقابلہ جات	۸,۳۰	۹,۳۰
ورزشی مقابلہ جات	۱۱,۳۰	۱۳,۰۰

نوٹ :۔ اس کے علاوہ اطفال، خدام کے پروگرام میں شرکت کریں گے۔

چاند دیکھنے سے متعلق وضاحت

مسجد فضل لندن میں نئے چاند کے نظر آنے کا فیصلہ کرنے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا جاتا ہے وہ درج ذیل ہے۔

محکمہ موسمیات کی جانب سے شائع کردہ کیلنڈر میں عام طور پر نئے قمری مہینہ کے آغاز کے بارہ میں معلومات ہوتی ہیں۔ ان معلومات کا انحصار، چاند کے نکلنے جو کہ دن یا رات میں کسی بھی وقت ہو سکتا ہے، کے بارہ میں سائنسی اور فلکیاتی تحقیق پر مبنی ہوتا ہے۔ اس غرض کے لئے کہ رمضان کا مہینہ کب شروع ہوا اور کب ختم ہوا، اسلامی قوانین کے مطابق چاند کے دیکھے جانے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ یہاں پر یہ وضاحت مناسب ہوگی کہ بتایا جائے کہ چاند کے نظر آنے کی صورت جو پہلے یا دوسرے دن ممکن ہو سکتی ہے۔ حالات کے لحاظ سے بہت سے دوسرے امور اور علاقہ کے موسمیاتی حالات پر منحصر ہوتی ہے۔ "کیمبرج رائل گرین وچ آبزرویٹری" کے مطابق "عام حالات میں چاند کا پہلی دفعہ نظر آنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ وہ ۳۰ (تیس) گھنٹے سے زائد کا نہ ہو گیا ہو لیکن چند ایک قابل اعتبار رپورٹس کے مطابق حالات کے بے حد سازگار ہونے کی صورت میں چاند اس وقت بھی نظر آ سکتا ہے جبکہ اس کی عمر ۲۰ (بیس) گھنٹے یا اس سے بھی کم ہو"۔

مندرجہ بالا راہنما اصول کے مطابق ہمارے لئے چاند کے نظر آنے کے لئے اس کی عمر دن میں سورج کے غروب ہونے کے وقت کم از کم ۲۰ (بیس) گھنٹے ہونی چاہیئے۔ گو مندرجہ بالا طریقۂ کار میں "۲۰ گھنٹے یا اس سے بھی کم" ہونے کا ذکر آتا ہے۔ لیکن آج تک عملی طور پر آج تک ایسی کوئی مثال ہمارے دیکھنے میں نہیں آئی کہ چاند کو اس کی ۲۰ (بیس) گھنٹے سے کم عمر میں واقعی دیکھا گیا ہو۔ ہم اپنی اس مقرر کردہ شرطِ عمر سے نیچے آنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اگر ہمیں اس کی کوئی واضح مثال مل جائے۔

اس سلسلہ میں یہ بتانا مناسب ہو کہ پچھلے سال ایک موقع پر جبکہ چاند کی عمر صرف ۱۵ گھنٹے ۲۳ منٹ تھی۔ باوجود پوری کوشش کرنے اور اس مقصد کے لئے مقرر کردہ مشاہدین کی سرگرمی کے باوجود یوکے میں کسی جگہ پر بھی نیا چاند نظر نہیں آیا۔ اس لئے ہم ۲۰ گھنٹے کی معیاد پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں۔

اب کچھ وضاحت گذشتہ عید الفطر کے بارہ میں ہم نے آبزرویٹری سے چاند کے نظر آنے کی امکانی تاریخوں کے مکمل کوائف حاصل کئے۔ ان کوائف سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ۲۵ اپریل ۱۹۹۰ء کو چاند کی عمر ۱۴ (چودہ) گھنٹے اور ۴۷ (سینتالیس) منٹ تھی جبکہ اگلے روز ۲۶ اپریل کو اس کی عمر ۳۸ (اڑتیس) گھنٹے ۴۸ (اڑتالیس) منٹ تھی۔ اس کے علاوہ آبزرویٹری نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ "اب غروب آفتاب کے بعد اور اگلی رات کو چاند نظر آئے گا۔ مزید دوہری تسلّی کی خاطر ہم نے کچھ افراد کو مقرر کیا کہ وہ ۲۵ اپریل کی شام کو چاند دیکھنے کی کوشش کریں لیکن ان میں سے کوئی بھی چاند دیکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ لندن سے آمدہ اس وضاحت کی روشنی میں اب خاکسار یہاں جرمنی میں رمضان المبارک اور عید کی تاریخوں کے تعیّن کے لئے نئے چاند کی امکانی تاریخیں پیش کرتا ہے جو کہ ہائیڈل برگ کے فلکی تحقیقاتی ادارہ کی شائع کردہ ہیں۔

رمضان المبارک کا چاند : ۱۶ مارچ ۱۹۹۱ء

چاند کا طلوع : ۶ بجکر ۱۶ منٹ ، چاند کا غروب : ۱۹ بجکر ۷ منٹ

یعنی چاند کی عمر ۱۲ گھنٹے ۵۱ منٹ

۱۷ مارچ ۱۹۹۱ء چاند کا طلوع : ۶ بجکر ۳۳ منٹ

" " غروب : ۲۰ بجکر ۲۵ منٹ

چاند کی عمر ۳۸ گھنٹے ۹ منٹ اور اس کا نظر آنا یقینی۔ لہٰذا مندرجہ بالا وضاحت کے مطابق پہلا روزہ ۱۸ مارچ کو رکھا گیا۔

عید کا چاند : ۱۴ اپریل ۱۹۹۱ء

چاند کا طلوع : ۴ بجکر ۵۰ منٹ ، چاند کا غروب : ۱۹ بجکر ۲۳ منٹ

چاند کی عمر ۱۴ گھنٹے ۳۳ منٹ یعنی چاند نظر آنے کا امکان نہیں ہے۔

۱۵ اپریل ۱۹۹۱ء چاند کا طلوع : ۵ بجکر ۱۰ منٹ

" غروب : ۲۰ بجکر ۴۸ منٹ

چاند کی عمر ۳۹ گھنٹے ۲ منٹ یعنی ۱۵ اپریل کو چاند نظر آنا یقینی ہے

اسی بناء پر جماعت احمدیہ جرمنی نے ۱۶ اپریل کو عید الفطر منانے کا فیصلہ کیا تھا۔

طاہر محمود نیشنل سیکریٹری تعلیم جماعت احمدیہ ——— جرمنی

اجتماع پر ٹرانسپورٹ کا انتظام

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے تینوں روز یعنی جمعہ، ہفتہ، اتوار کو فرینکفرٹ کے مین ٹرین سٹیشن سے بسیں ناصر باغ کے لئے روانہ ہوا کریں گی اور رات کو واپس ناصر باغ سے مین ٹرین سٹیشن تک آیا کریں گی۔ اوقات درج ذیل ہیں۔

تاریخ و دن	روانگی برائے ناصر باغ	واپسی برائے فرینکفرٹ
۱۰ مئی جمعہ	۱۲ بجے	۲۱،۴۵
۱۱ مئی ہفتہ	۷،۳۰ بجے صبح	۲۲،۴۵
۱۲ مئی	۷،۳۰ بجے صبح	۱۹،۰۰

اس کے علاوہ GROSS GERAU کے سٹیشن سے مقام اجتماع تک پہنچانے کے لئے ہمہ وقت ٹرانسپورٹ مہیا ہوگی۔

عبد القیوم شاکر منتظم ٹرانسپورٹ ——— ۰۶۹/۴۲۵۴۴۹

جماعت ہائے مغربی جرمنی میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد

فرینکفرٹ :۔ جماعت احمدیہ فرینکفرٹ کا جلسہ مسیح موعودؑ ۲۴ مارچ بروز اتوار ۲ بجے دوپہر لونا بیس سینٹر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم محمد شریف خالد نائب امیر دوم نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سعادت احمد صاحب نے "حضرت مسیح موعود کا عشق رسول" کے موضوع پر تقریر کی۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر مکرم محمد احمد صاحب انور نے تقریر فرمائی۔ مکرم عبیداللہ باجوہ نے "حضرت مسیح موعود غیروں کی نظر میں" کے عنوان سے تقریر فرمائی۔ مکرم میر عبداللطیف نے حضور کے بحیثیت سلطان القلم ہونے کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں صاحبِ صدر نے صدارتی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی۔

جلسہ میں جرمن مرد اور خواتین کے لئے براہِ راست جرمن ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ترجمانی کے فرائض مکرم طاہر محمود نے سرانجام دئے۔ اجلاس میں ۵۶۰ مرد خواتین اور بچوں نے شرکت کی۔

عبداللہ نیازی جنرل سیکرٹری ———— فرینکفرٹ

ہمبرگ :۔ ہمبرگ شہر کی ۱۲ جماعتوں اور PINNEBERG-STADT ITZEHOE-BAD OLDESLOE BAD SEGEBERG-MAHDIABAD جماعتوں کا مشترکہ جلسہ مسیح موعودؑ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء کو ہمبرگ میں منعقد ہوا۔ اس غرض کے لئے ایک بڑا کمپلیکس حاصل کیا گیا جس کو خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا۔ جس میں جلسہ سے لے کر رات نماز تراویح تک کے پروگرام کا لائحہ عمل ترتیب دیا گیا۔ مختلف انتظامی کمیٹیاں ترتیب دی گئیں جن کے ممبران محترم ظہور احمد صاحب ریجنل امیر ہمبرگ سے ہدایات لے کر کام میں مصروفِ عمل رہے۔ بڑے ہال میں مرد احباب کے لئے انتظام کیا گیا۔ نمازوں کی ادائیگی تراویح اور ضیافت کا انتظام بھی اسی ہال میں تھا۔ عورتوں کے لئے علیحدہ ہال کا انتظام تھا۔ تیسرے ہال میں عورتوں کی افطاری کا انتظام تھا۔

اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس مربی سلسلہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ریجنل امیر ہمبرگ نے "مسیح موعود عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر جرمن زبان میں مکرم فضل الرحمٰن انور لوکل امیر ہمبرگ سٹی نے کی۔ آپ کا موضوع تھا۔ "حضرت مسیح موعود کا حسنِ خلق" مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مشنری انچارج جرمنی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور مبلغ اسلام" کے موضوع پر نہایت اعلیٰ تقریر کی۔ آخر میں مکرم محمد جلال شمس مبلغ سلسلہ نے "مسیح موعودؑ بطور مربی" کے موضوع پر نہایت جامع تقریر فرمائی۔ آپ نے تربیت کے مختلف پہلوؤں سے متعلق حضور کی ذاتی زندگی سے حسین مثالیں پیش کیں۔ اپنے صدارتی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اجلاس میں حاضری ۶۲۸ مرد خواتین پر مشتمل تھی۔

اجلاس کے بعد شام کو اجتماعی افطاری کی گئی جو مکرم محمد گلفام احمد صدر حلقہ مسجد اور مکرم ممتاز بٹ سیکرٹری ضیافت ہمبرگ سٹی کی طرف سے تھی۔ رات عشاء کی نماز کے بعد مکرم حافظ حمید احمد کی اقتداء میں نمازِ تراویح ادا کی گئی۔ بعد ازاں ٹرانسپورٹ کے انتظام کے تحت احباب کو اُن کے گھروں تک پہنچانے میں مدد کی گئی۔

نعیم الدین احمد، نمائندہ خصوصی ———— ہمبرگ

(ہمبرگ کے جلسہ کی بہت تفصیلی رپورٹ اخبار احمدیہ کو بغرضِ اشاعت موصول ہوئی تھی لیکن اخبار کے محدود صفحات کی وجہ سے ساری رپورٹ کو شائع کرنا ممکن نہیں۔ قارئین اخبار احمدیہ سے جلسہ کی مختلف انتظامی کمیٹیوں کے اُن تمام کارکنان کے لئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے انتھک محنت سے کام کیا) ———— (ایڈیٹر)

کولون مشن :۔ کولون مشن کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز مکرم منور جمیہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جس کا اردو و جرمن ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ بعدہٗ مکرم مختار احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم و محترم لئیق احمد صاحب مربی سلسلہ نے ظہور امام مہدی و مسیح موعودؑ کے موضوع پر انتہائی پُر مغز اور مدلل تقریر کی۔ اس کے بعد ارشاد مسعود صاحب، تنویر احمد صاحب اور طارق محمود صاحب نے بھی تقریریں کیں۔ اور عزیز فاخر عزیز صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ آخر میں مکرم ریجنل امیر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور ان پروگراموں کی غرض و غائیت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اجلاس کا اختتام دعا سے ہوا۔ اس جلسہ میں حاضری ۱۵۰ تھی۔

عظمت علی چوہدری، نمائندہ خصوصی ———— KÖLN

یومِ خلافت

امسال جماعت احمدیہ جرمنی کے سالانہ پروگرام کے مطابق ۲۰ مئی کو یومِ خلافت مقرر کیا گیا ہے۔

خلافت کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے جملہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسوں کا انعقاد کریں۔ ان اجلاسوں میں "خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات" "خلیفہ خدا بناتا ہے" "خلیفہ کی اطاعت کیوں ضروری ہے" وغیرہ موضوعات پر تقاریر کروائی جائیں۔ اجلاس کے پروگرام کو دلچسپ بنانے کی کوشش کریں تاکہ جماعت کا ہر فرد اس پروگرام میں شامل ہو اور جماعت کا بچہ بچہ خلافت کی اہمیت سے آگاہ ہو سکے۔

اس مقصد کے لئے اپنے اپنے ریجن کے مشنری صاحبان اور امراء سے رابطہ قائم کریں اور ان کو اپنی جماعت کے پروگرام سے آگاہ کریں۔ اگر مقرر حضرات یا تقاریر کی ضرورت ہو تو ریجنل مشنری یا ریجنل امراء سے درخواست کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

یاد رکھیں یومِ خلافت کی رپورٹ اپنے اپنے ریجن کو ضرور ارسال کریں۔

مسعود احمد جہلمی مشنری انچارج ________ جرمنی

کیمپ داعیانِ الی اللہ

مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر سہ ماہی میں ریجنل سطح پر کیمپ داعیان الی اللہ کا انعقاد کیا جاتا ہے لیکن اس بات کو خاص طور پر محسوس کیا گیا ہے کہ ان کیمپوں میں حاضری توقع کے مطابق نہیں ہوتی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تربیتی کیمپوں کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے لیکن حاضری بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے حضور فرماتے ہیں۔

"داعیان الی اللہ کی راہنمائی اور ان کو مسائل سمجھانے سے متعلق جو تربیتی کیمپس لگائے جارہے ہیں۔ ان کی رپورٹ بہت خوشکن ہے۔ ماشاءاللہ حاضری بھی اچھی رہی ہے لیکن مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان کوششوں کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور جرمنی میں تبلیغ کی ایک نئی رو چل پڑے اور کثرت سے بیعتوں کی خوشخبریاں ملنے لگیں۔"

پس خاکسار جملہ صدر صاحبان سے درخواست کرتا ہے کہ اپنے اپنے ریجن کے تربیتی کیمپوں میں جماعت کے داعیان الی اللہ کو کثرت سے شامل کروائیں اور جو کچھ وہ سیکھ کر آئیں اس کو وہ اپنی اپنی جماعتوں میں آکر بیان کریں۔ اس مقصد کے لئے جماعتوں میں جلسے منعقد کریں اور ایسے دوستوں کو موقع دیں کہ جو کچھ وہ سیکھ کر آئے ہیں وہ جماعت کے جملہ افراد کے سامنے پیش کریں تا اس طرح جماعت کا ہر فرد تبلیغ کے کام میں منہمک ہو جائے۔

اگلے تربیتی کیمپ کے لئے ۲۵ اور ۲۶ مئی کی تاریخیں مقرر ہیں۔

پریذیڈنٹ صاحبان اپنے اپنے ریجنل امراء اور ریجنل مشنری صاحبان سے رابطہ قائم کر کے پروگرام دریافت فرمالیں۔

عبدالشکور اسلم ________ سیکرٹری تبلیغ

ریجن KÖLN کی تبلیغی مساعی

عظمت علی چوہدری، نمائندہ خصوصی

جرمنی کے دوسرے ریجنوں کی طرح کولون ریجن کی جماعتوں کو بھی مشرقی حصہ جرمنی میں تبلیغ اسلام کی توفیق مل رہی ہے۔ اگرچہ کولون ریجن مشرقی حصہ سے ایک ہزار کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔ اس کے باوجود موسم کی شدت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خدام اسلام پیغامِ اسلام پہنچانے وہاں جارہے ہیں۔

ماہ جنوری میں جبکہ موسم سرما اپنے جوبن پر تھا جماعت برگش گلڈباخ کے پانچ ممبران مکرم منیر احمد، مکرم اشفاق احمد، مکرم حنیف حیدر، مکرم خالد محمود اور مکرم محمد شفیق صاحب کو شہر EISLEBEN میں تبلیغی سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ مورخہ ۱۸ جنوری کو ۸ بجے رات دعا کے ساتھ سفر کا آغاز کیا گیا تین گھنٹے کی مسافت کے بعد قافلہ GOTINGEN پہنچا۔ مقامی جماعت کے صدر صاحب نے تمام ممبران کو خوش آمدید کہا۔ وہاں تھوڑی دیر آرام کے بعد دوبارہ سفر شروع کر دیا گیا اور صبح ½۷ بجے مشرقی حصہ کے شہر EISLEBEN پہنچے۔ جہاں پر تبلیغی سٹال لگایا گیا۔ سٹال پر آنے والے لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ لوگوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ بچوں میں غبارے اور ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔

جماعت HERDORF کو ماہ جنوری میں مشرقی حصہ کے شہر HETTSTADT میں پیغام اسلام پہنچانے کی توفیق ملی۔ ۴ افراد پر مشتمل قافلہ صدر جماعت کی قیادت میں ۱۲ بجے شب دعا کے ساتھ روانہ ہوا خراب موسم اور شدید سردی کے باوجود جمعہ کی صبح کو شہر HETTSTADT پہنچ گئے اور بروقت جاکر تبلیغی سٹال کو شہر کے بارونق حصہ میں لگا دیا۔ جہاں تمام دن لوگ سٹال پر آتے رہے اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہے۔ عورتوں نے بھی اسلامی لٹریچر میں دلچسپی لی اور اسلام میں عورت کے مقام کے بارے میں سوالات پوچھتی رہیں۔ مشرقی حصہ کے لوگ بہت ہی حسنِ سلوک سے پیش آئے۔

جلسہ سالانہ جرمنی سے متعلق اعلانات

جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء کے انتظامات کی انجام دہی کے لئے الیکٹرک اور پائپ فٹنگ کا کام جاننے والے دوستوں کی ضرورت ہے۔ ایسے ہنرمند احباب مکرم ملک سلطان احمد ناظم فیٹنس سے درج ذیل فون پر رابطہ قائم کریں۔ ۶۸۱۱۷۵ - ۰۶۱۳۱۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سٹال لگانے والے دوست جگہ کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں کم از کم دو ماہ قبل دیں تاکہ اُن کی درخواستوں پر کارروائی کر کے اُن کو بروقت اطلاع دی جا سکے۔ درخواست صدر حلقہ / جماعت کی وساطت سے ارسال کریں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوٹل یا PENSION میں رہائش رکھنے والے خواہشمند حضرات کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ فرینکفرٹ میں فی بیڈ کرایہ اندازاً ۲۵ مارک اور ناصر باغ کے مضافات میں ۳۵ سے ۴۵ مارک فی کمرہ ہوگا۔ رہائش کی بکنگ کے لئے اس فون نمبر پر مکرم عبد اللطیف صاحب ناظم رہائش سے رابطہ قائم کریں۔ ۷۷۴۲۰ - ۰۶۱۰۸۔

جلسہ سالانہ کے انتظامی امور سے متعلق خط و کتابت نور مسجد کے ایڈریس پر کی جا سکتی ہے۔ امسال شعبہ تجاویز و شکایات بھی قائم کیا گیا ہے۔

امسال مرکزی جلسہ سالانہ کی طرز پر ڈیوٹی چارٹ شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ جو احباب ڈیوٹی دینے کے خواہشمند ہیں وہ اس اخبار احمدیہ میں شائع شدہ ڈیوٹی فارم پُر کر کے دس جون ۱۹۹۱ء سے قبل مکرم ملک مسیح الدین شاہد ناظم حاضری و نگرانی معاونین کی خدمت میں نور مسجد کے ایڈریس پر ارسال کر دیں۔

محمد شریف خالد افسر جلسہ سالانہ ———— جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۱ء

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ امسال ۳۰، ۳۱ اگست و یکم ستمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ناصر باغ میں منعقد ہوگا۔ اس سے قبل مورخہ ۲۹، ۳۰ جون بروز ہفتہ، اتوار انصار اللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع بھی ناصر باغ ہی میں منعقد ہوگا۔

جماعت احمدیہ جرمنی کی سالانہ مجلس مشاورت امسال ۱۴ تا ۱۶ جون جمعہ، ہفتہ، اتوار بیت النصر KÖLN میں منعقد ہوگی۔ شوریٰ سے متعلق سرکلر تمام جماعتوں کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ جماعتوں کی طرف سے تجاویز برائے ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۵ مئی سے قبل خاکسار کو مل جانی چاہیئیں۔

عبدالرشید بھٹی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ———— جرمنی

ضروری اور اہم گذارش

گذشتہ ماہ کے اخبار احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے انڈیا، بنگلہ دیش میں استعمال شدہ کپڑے کے پیکٹ بھجوانے کے طریق کار کا اعلان شائع ہوا تھا۔ اس بارے میں یہ ضروری وضاحت ذہن نشین کر لیں کہ اس طرح کے پیکٹوں پر درج ذیل عبارت انگریزی میں لازماً تحریر کی جائے۔

USED GARMENTS, FOR POOR PEOPLE

FREE OF COST ———— NOT FOR SALE.

جماعت احمدیہ بھارت کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اب تک جو دو پیکٹ وہاں بھجوائے گئے ہیں اُن میں سے ایک پیکٹ پر ۷۵۶ روپے اور دوسرے پیکٹ پر ۴۰۰ روپے کسٹم ڈیوٹی ادا کرنی پڑی ہے۔ ان پیکٹوں میں جو کپڑے تھے اُن کی مالیت، بھجوانے کے اخراجات اور کسٹم ڈیوٹی سے یقیناً کم تھی۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ———— جرمنی

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے لئے ضروری اعلان

گذشتہ سالوں میں لجنہ اماء اللہ جرمنی اور خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماعات ایک ہی تاریخوں میں انعقاد پذیر ہوتے رہے ہیں۔ امسال لجنہ اماء اللہ کا اجتماع ۱۰، ۱۱ و ۱۲ مئی کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ نہیں ہو رہا۔ اس لئے سب احمدی عورتیں اس بات کو نوٹ فرما لیں کہ اُن دنوں میں ناصر باغ میں احمدی خواتین کے لئے کوئی انتظام موجود نہیں ہوگا۔

امیر جماعت ———— جرمنی

شکریہ و درخواستِ دُعا

ہم اُن تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کے مشکور ہیں جنہوں نے ہماری بچی عزیزہ صالحہ فاطمہ کے ایکسیڈنٹ کے بعد اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی۔ الحمد للہ کہ بچی اب مکمل رو بصحت ہے۔ ہم اپنے بچوں کے نیک، خادم دین اور خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ORHAN YALNIZ و RABIA YALNIZ)

عشرہ برائے ملاقات افریقن احباب

افریقن بھائیوں سے ملاقات کے لئے ہر جماعت کی طرف سے اپریل ،مئی ۹۱ء میں عشرہ منایا جارہا ہے (معین تاریخ کی اطلاع مکرم ریجنل امیر صاحب کی طرف سے آپ کو دی جائے گی۔ کولون ریجن میں یہ عشرہ ۲۲ تا ۳۰ اپریل کو منایا جارہا ہے) آپ سے نہایت ادب کے ساتھ التماس ہے کہ ارض بلال رضؓ سے تعلق رکھنے والے پیارے بھائیوں کو دلی عید مبارکؑ کہیں اپنی محبت بھری دعاؤں کا تحفہ پیش کریں اور اپنے خصوصی پروگرام میں شمولیت کی دعوت دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ارض بلال رضؓ کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے اور بلالی برکات کا وارث بنائے۔ آپ اپنی مساعی جمیلہ کی رپورٹ ازراہ کرم اپنے ریجن میں ارسال فرمائیں۔

مرزا عبدالحق ——— (افریقن ڈیسک)

اہم اور ضروری اعلان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام لکھے جانے والے خطوط کے متعلق گذارش ہے کہ جو خواتین و احباب حضور انور کی خدمت اقدس میں خطوط تحریر کرتے ہیں وہ اپنا نام اور پتہ مکمل، خط کے اوپر ضرور تحریر کیا کریں۔ ذیل میں ایسے خواتین و حضرات کی فہرست شائع کی جارہی ہے جن کے خطوط پر ایڈریس تحریر نہ ہونے کے سبب جوابات اُن کو ارسال نہیں کئے جاسکے۔ ازراہِ مہربانی خاکسار سے رابطہ کرکے اپنا خط حاصل کرلیں۔ جزاکم اللہ۔

مکرم ناصر رشید فاروقی صاحب، مکرم محمد اجمل صاحب، مکرم فاتح الدین صاحب، مکرم احمد قاسم صاحب، مکرمہ فریدہ محمود صاحبہ، مکرم عابد کریم صاحب، مکرم عبدالسمیع اختر صاحب، مکرمہ بشریٰ پرویز صاحبہ، مکرم ناصر محمود صاحب، مکرم زاہد محمود باجوہ صاحب، مکرم طارق سہیل صاحب، مکرمہ فرحت سہیل صاحبہ، مکرم لطیف احمد صاحب، مکرمہ منصورہ لطیف صاحبہ، مکرم محمد ایوب خان صاحب، مکرم عدنان ارشد صاحب، مکرم رضوان ارشد صاحب، مکرم راجہ خالد محمود صاحب، مکرم محمد احمد صاحب، مکرم اسد اللہ صاحب، مکرم میلم احمد عمر صاحب، مکرم محمد اقبال بٹ صاحب، مکرم رشیدہ شفیع صاحب، مکرمہ بشریٰ مریم صاحبہ، مکرم طاہر احمد صاحب، مکرمہ نجمہ حبیب صاحبہ، مکرم رانا حمید اللہ صاحب، مکرم ناصر محمود صاحب، مکرم نور اللہ ساہی صاحب، مکرم نواز احمد صاحب، مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب، مکرم محمد طارق لون صاحب، مکرم پیرزادہ حفیظ الحسن طاہر صاحب، مکرمہ امتہ المومن پاشا صاحبہ بنت قریشی عبدالواحد صاحب، مکرمہ سرور سلطانہ صاحبہ، مکرم محمد صادق پرویز صاحب، مکرم محمد ارشد اعوان صاحب، مکرم رحمت علی جاوید صاحب، مکرم مظفر احمد صابر صاحب، مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب، مکرم سلمان رشید سولنگی صاحب، مکرمہ سلیمہ منیر صاحبہ، مکرم ریاض احمد درانی صاحب، مکرم رضوان احمد صاحب، مکرمہ امتہ الودود ارتضیٰ، مکرم اعجاز احمد صاحب، مکرم ظہیر الدین عباسی صاحب، مکرم رفیع احمد خان صاحب، مکرم منظہر جمیل صاحب۔

عبدالرشید بھٹی نیشنل جنرل سیکرٹری ——— جرمنی

انٹرنیشنل کمپیوٹر کمیٹی کے ممبران کی جرمنی میں آمد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت اور نگرانی میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی جو انٹرنیشنل کمپیوٹر کمیٹی لندن میں کام کررہی ہے اس کے دو ممبران مکرم عبدالباقی ارشد چیئرمین کمیٹی اور مکرم وحید احمد صاحب، HANNOVER میں منعقد ہونے والے INTERNATIONAL COMPUTER MESSE میں شرکت کی غرض سے ہنوور تشریف لائے۔ فرینکفرٹ سے خاکسار مکرم سیکرٹری امور خارجہ جماعت جرمنی کے ہمراہ وہاں گیا۔ ۱۶،۱۵ مارچ کو لندن سے آنے والے مہمانوں کے ہمراہ COMPUTER میں ہونے والی تازہ DEVELOPMENT سے آگاہی حاصل کی گئی اور بہت سے ایسے امور جو اس وقت کمیٹی کے زیر غور ہیں اُن کے عملی اقدامات سے متعلق جائزہ لیا گیا۔

تمام مہمانوں نے مکرم حافظ حمید احمد صاحب کے ہاں قیام کیا۔ انہوں نے نہایت بشاشت قلبی سے مہمان نوازی کی اور ہر قسم کا آرام باہم پہنچایا۔ رات گئے دیر تک جاری رہنے والی DISCUSSION سے اُن کا ڈسٹرب ہونا ایک لازمی بات تھی لیکن آپ نے اور آپ کے والد محترم نے نہایت خندہ پیشانی سے ہمارے ہر آرام کو ترجیح دی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

عباس انور، ممبر انٹرنیشنل کمپیوٹر کمیٹی ——— فرینکفرٹ

احمدی میڈیکل ڈاکٹر متوجہ ہوں

جرمنی میں رہائش پذیر احمدی میڈیکل ڈاکٹرز صاحبان سے التماس ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع پر افتتاحی اجلاس کے معاً بعد شعبہ استقبال و رجسٹریشن میں خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

عرفان احمد خان، سیکرٹری امور خارجہ ——— جرمنی

شمارہ ماہ جون

بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر اخبار احمدیہ کا ماہ جون کا شمارہ یکم جون کی بجائے دس جون کو شائع ہوگا ——— (ایڈیٹر)

درخواست دُعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عزیز اللہ خان آف DAUN کا صاحبزادہ عزیزم حرّی عرفان بعمر ایک سال آجکل شدید بیمار ہے۔ سانس کی تکلیف ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ اسی طرح خاکسار کی بھانجی عزیزہ مدیحہ کی ناک کا آپریشن DAUN ہسپتال میں ہوا ہے۔ ان دونوں بچوں کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

سعید اللہ خان ____ ALSBACH

۲۔ مکرم جاوید اقبال آف فرینکفرٹ کا بچہ شدید بیمار ہے اور یونیورسٹی کلینک فرینکفرٹ میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت یابی اور تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے ____ (ادارہ)

۳۔ میرے خسر مکرم محمد اکبر راٹھر صاحب ڈویژنل فارسٹ آفیسر آف میرپور آزاد کشمیر گذشتہ چند روز سے فالج اور عوارض قلب کی وجہ سے صاحب فراش ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

طاہر احمد خان ____ NECKAR GEMÜND

میرا بڑا بیٹا عزیزم عرفان احمد گذشتہ سال عید الفطر سے ایک روز پہلے ایک ٹریفک کے حادثہ میں سخت زخمی ہو گیا تھا ابھی تک وہ ہسپتال میں زیرِ علاج ہے۔ ابھی تک ٹانگوں میں کمزوری اور قوت گویائی میں کمی ہے تمام احمدی بھائی اور بہنوں سے دردمندانہ درخواست ہے کہ اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد بچے کو مکمل صحت عطا کرے تاکہ وہ بھرپور زندگی گزار سکے۔ (عبدالشکور)

اعلان نکاح

خاکسار کے فرزند عزیزم شعیب احمد پاشا آف لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ امۃ الولی صاحبہ بنت مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر مربی سلسلہ وینکوور کینیڈا مبلغ چھتیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے گوجرانوالہ میں یکم جنوری ۱۹۹۱ء کو کیا۔ مکرم شعیب احمد پاشا حضرت مولوی عطا محمد صاحب صحابی مرحوم کے نواسے ہیں اور موصوفہ مولوی صدرالدین صاحب آف کراچی کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نسیم احمد طاہر ____ GRUMSTADT

مکرم برادرم سید مظفر احمد صاحب طاہر ولد سید محمد سلیمان شاہ صاحب مرحوم (لیمبرگ) کا نکاح مکرمہ رشیدہ جبیں بنت مکرم فضل الدین صاحب محلہ باب الابواب ربوہ سے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر ۵ مئی ۱۹۹۰ء کو مسجد مبارک ربوہ میں مکرم سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے پڑھایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

سراج الدین جاوید، صدر جماعت ____ SCHMITTEN

تقریب شادی

خاکسار کے بھتیجے مکرم نصیر الدین مبشر ابن مکرم حمید الدین خان آف AUGSBURG کی شادی ہمراہ عزیزہ عمرانہ حمید بنت مکرم عبدالمجید خان مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۹۱ء کو انجام پائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے (آمین)

فلاح الدین خان ____ فرینکفرٹ

اعلان ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیوں کے بعد ۱۵ فروری ۱۹۹۱ء کو بیٹا عطا کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام مصور احمد رکھا ہے۔ احباب سے بچے کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور نیک صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبشر احمد ____ OFFENBACH

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم شکیل احمد بٹ قائد مجلس LAHR کو اللہ تعالیٰ نے ۲۷ مارچ ۱۹۹۱ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام عائشہ بٹ رکھا گیا ہے اور بچی وقفِ نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

وحید احمد بٹ ____ STUTTGART

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے ۲ اپریل کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور اقدس نے منصور احمد باجوہ نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری شہباز احمد صاحب باجوہ آف چونڈہ کا پوتا اور ڈاکٹر مبارک احمد صاحب چوہدری آف بہاولپور کا نواسہ ہے اور قبل از پیدائش تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور سچا خادم دین بنائے۔

منور احمد باجوہ ____ PRÜM

ڈیوٹی سے متعلقہ چند ضروری ہدایات

:۔ بیج جہاں ایک اعزازی رنگ رکھتا ہے وہاں ایک امانت بھی ہے اسکی حفاظت آپ پر فرض ہے کانٹ چھانٹ کی ہرگز اجازت نہیں ۔۔ اپنے افسران بالا کے احکام کی اطاعت فرض ہے ۔۔ ڈیوٹی کے دوران وقت کی پابندی ملحوظ خاطر رکھیں ۔۔ ڈیوٹی کے دوران آپ کوشش کریں کہ ہرگز ننگے سر نہ ہوں ۔۔ دوران ڈیوٹی مہمانان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیں ۔۔ دوران ڈیوٹی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں ۔۔ غیر حاضری کی صورت میں اپنے متعلقہ ناظم کو دو گھنٹے قبل از وقت مطلع کرنے کی کوشش فرمائیں ۔۔ جلسہ کے ایام میں دوران ڈیوٹی اگر آپ کسی مشکوک شخص یا حرکت کو دیکھیں تو اُس کی اطلاع فوراً اپنے متعلقہ ناظم کی معرفت افسر صاحب جلسہ سالانہ کو دیں ۔۔ دوران ڈیوٹی مستورات اور بچوں کے حقوق کی نگرانی بھی آپ پر فرض ہے ۔۔ یہ سپرٹ قائم رہنی چاہئیے کہ دوران ڈیوٹی آپ اپنی جگہ ایک مکمل افسر اور لیڈر نظر آئیں ۔۔ کسی غلطی کی بناء پر کسی کو ڈیوٹی سے ہٹانے کا اختیار صرف افسر صاحب جلسہ سالانہ کو ہوتا ہے ۔۔ ڈیوٹی ختم ہونے پر اُسکی مفصل رپورٹ اپنے متعلقہ ناظم یا افسر کو دیکر اجازت حاصل کرنیکے مجاز ہوں گے ۔۔ ڈیوٹی ختم ہونے پر اپنی جگہ کو اُس وقت تک نہ چھوڑیں جب تک ڈیوٹی چارج سنبھالنے کیلئے کوئی دوسرا خادم نہ آجائے۔ دوران ڈیوٹی اپنے خدام کے ریفریشمنٹ وغیرہ کا انتظام کرنا ناظمین کی ذمہ داری ہے تاکہ وہ تھکن یا بھوک کی وجہ سے اپنے معیار سے نہ گر جائیں ۔۔ ڈیوٹی دینے کیلئے اس فارم کا پُر کرنا حفاظتی نقطۂ نگاہ سے ہر ایک پر لازم ہے ۔۔ صدر جماعت کی تصدیق لازمی ہے ________________ "نظامت حاضری و نگرانی"

Einige wichtige Belehrungen über DUTY

---

1. Da das Abzeichen einen großen Wert hat, muß man es mit Sorgfalt hüten. Sie müssen es gut aufbewahren. Es darf nicht verändert werden.
2. Sie müssen die Befehle Ihres Vorgesetzten (NAZIM) respektieren.
3. Achten Sie während des Dutys auf die Zeit.
4. Versuchen Sie, während des Dutys immer den Kopf bedeckt zu halten.
5. Stellen Sie während des Dutys das Wohlergehen der Gäste des Verheißenen Messias über Ihr eigenes.
6. Achten Sie während des Dutys auf Höflichkeit.
7. Wenn Sie Ihr Duty nicht antreten können, informieren Sie bitte Ihren NAZIM 2 Stunden davor.
8. Wenn Sie beim Jalsa während Ihres Dutys eine verdächtige Person oder Tat sehen, so informieren Sie bitte umgehend Ihren NAZIM, der dies dann weiterleiten wird.
9. Während des Dutys müssen Sie die Rechte von Frauen und Kindern berücksichtigen und achten.
10. Es sollte darauf geachtet werden, daß Sie an Ihrem zugeteilten Platz als Respektperson angesehen werden.
11. Nur die Afsar Jalsa-Salana kann Sie, zum Beispiel infolge eines Fehlers, von Ihrem Duty entlassen.
12. Nachdem Sie Ihr Duty beendet haben, müssen Sie Ihrem NAZIM vollkommenen Bericht erstatten und können dann gehen.
13. Verlassen Sie Ihren Duty-Platz nicht, bis Ihr Nachfolger kommt, um das Duty aufzunehmen.
14. Für Ihre Verpflegung ist Ihr NAZIM verantwortlich, damit Sie nicht aus Müdigkeit oder wegen Hungers Ihren Duty-Platz verlassen müssen.
15. Um Duty zu geben, müssen Sie dieses Formular sorgfältig und exakt ausfüllen. Die Sadr Jamaat muß ihr Einverständnis gegeben haben.

(Nazamit Hazri-wa-Nigrani-Mouawneen)

صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو بنی نوع انسان کو دیا گیا ہے اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھو دے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Das ist die letzte Möglichkeit von Sidq und Khidmet, die der Menschheit gegeben ist.
Danach wird keine Möglichkeit mehr bestehen.
Der ist der Unglücklichste, der diese Möglichkeit nicht wahrnimmt.
(Verheißene Massiah)

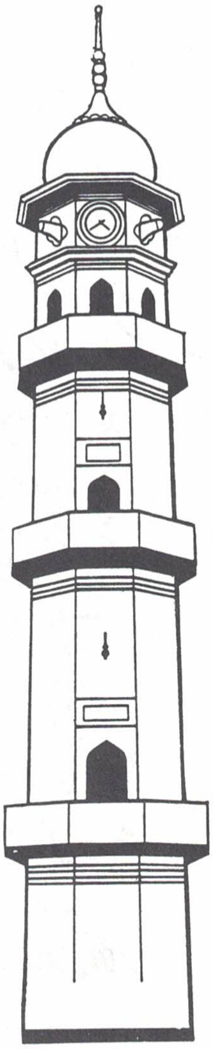

ڈیوٹی فارم برائے جلسہ سالانہ جرمنی

(Dienstformular für Jalsa-Salana)
Vom 30.08.-01.09.1991

منعقدہ ۳۰، ۳۱، اگست، یکم ستمبر

نام ________________ (Name)
ولدیت ________________ (Name des Vaters)

عمر ________________ (Alter)
تعلیم ________________ (Ausbildung)

سن بیعت ________________ (Jahre des "Baits")
فون نمبر ________________ (Telefon)

ایڈریس ________________
(Anschrift)
____

کون سا ہنر جانتے ہیں؟ ________________
(Welche Fertigkeiten besitzen Sie?)

پچھلے سال کہاں ڈیوٹی دی؟ ________________
(Wo haben Sie letztes Jahr Dienst ausgeführt?)

اس سال ڈیوٹی کہاں دینا چاہتے ہیں؟ ________________
(Wo wollen Sie dieses Jahr Dienst ausführen?)

کتنا وقت ڈیوٹی کے لئے دیں گے؟ ________________
(Wieviel Zeit können Sie für Ihren Dienst aufbringen?)

تصدیق صدر جماعت ________________
(Bestätigung Präsident Jammat (mit Adresse)
فون نمبر (Telefon-Nummer) ________________

اس فارم کو پُر کر کے جلد نظامت حاضری و نگرانی معاونین کو نور مسجد کے ایڈریس پر روانہ کریں۔

فرینکفرٹ میں مٹھائیاں بنانیوالا آپ کا اپنا نام
ہر خوشی کے موقع پر خدمت کا موقع دیں۔

لڈو ★ برفی ★ رسگلے ★ گلاب جامن

بادام کی برفی ★ لڈو موتی چور ★ شکر پارے

بالوشاہی ★ میسو ★ جلیبیاں ★ کراچی حلوہ

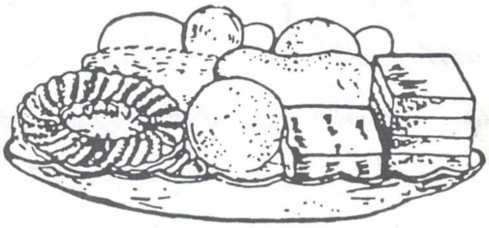

پروپرائٹر حاجی محمد اکمل

سموسے ★ پکوڑے ★ نمک پارے ★ شامی کباب

ایک دفعہ خدمت کا موقع دیں آپ کی تشریف آوری
کا شکریہ

ASC 1974
The Quality Sweet Manufacturers

AKMAL SWEET CENTRE

Kaiserstr. 53

6000 Frankfurt/Main Tel. 069 / 234847 u. 556394

دُعائے مغفرت

۱ــــ مکرم ظفر احمد آف KULSHEIM کی والدہ محترمہ دولت بی بی صاحبہ مورخہ ۲۵ فروری کو ربوہ میں انتقال فرما گئی ہیں۔ مرحومہ مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب شہید اوکاڑہ کی اہلیہ تھیں۔

۲ــــ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پرانے خدمت گزار محترم میاں عبدالرحیم صاحب ریٹائرڈ لیبارٹری اسسٹنٹ مورخہ ۱۴ مارچ کو بعمر ۸۷ سال ربوہ میں وفات پاگئے۔ اسی روز بعد نماز عصر مسجد المہدی میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی بعد ازاں آپ کو ربوہ کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم اپنی خوشگوار طبیعت کی بدولت ایک ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ آپ کے جاننے والے اور آپ سے تعلق رکھنے والے لوگ آج پوری دنیا میں موجود ہیں۔ آپ کی وفات تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز کے لئے انتہائی دکھ اور رنج کا باعث ہوئی ہے ـــــــــــ (ادارہ)

۳ــــ خاکسار کی پھوپھی مکرمہ استانی حمیدہ صابرہ بنت ڈاکٹر فیض علی صابر صحابی مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۱ء بروز جمعہ صبح تین بجے لاہور میں وفات پاگئیں اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعُون۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ پہلے قادیان اور پھر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں بطور معلمہ خدمات کی توفیق ملی۔ مرحومہ جماعتی کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ احباب جماعت سے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مروّت اللہ ـــــــــــ GEMÜNDEN

۴ــــ خاکسار کی والدہ کا دل کا اپریشن مورخہ ۱۱ مارچ کو ROTENBURG کے ہسپتال میں ہوا لیکن اپریشن کے تیسرے روز طبیعت بگڑتی ہی چلی گئی اور ۱۹ مارچ کو ۸ بجکر ۲۶ منٹ پر وفات پاگئیں اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلیہ راجعُون مرحومہ کے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں حیات ہیں جن میں سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں جرمنی میں مقیم ہیں۔ مرحومہ کو ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مبارک احمد ـــــــــــ BONTAL

دُعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب مبلغ سلسلہ حال فجی (عزیز نصیر احمد قمر صاحب مقیم اسلام آباد (لندن) کی والدہ ماجدہ) آف ربوہ (پاکستان) مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۹۱ء بقضائے الٰہی انتقال فرما گئیں۔ اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا الیہ راجِعُون۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

مرحومہ بفضلِ تعالیٰ انتہائی مخلص پیدائشی احمدی تھیں صوم و صلوٰۃ کی پابند اور بہت صابرہ، شاکرہ اور خاموش طبع تھیں۔ ہر ایک سے محبت اور پیار سے پیش آتی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے ۴ بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔

جملہ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں مرحومہ موصوفہ کی مغفرت، بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شوکت حسین بٹ ـــــــــــ جرمنی

(ادارہ اخبار احمدیہ مرحومہ کے خاوند مکرم بشیر احمد قمر مبلغ سلسلہ اور مرحومہ کے صاحبزادے مکرم نصیر احمد قمر واقف زندگی اور مرحومہ کے بھائی مکرم شوکت حسین بٹ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے)

بقیہ : ریمزے کلارک کا مشاہداتی تجزیہ

عراق کی حکومت نے شہریوں کے جانی اور مالی نقصان کو بہت کم کر کے دکھایا ہے۔ جنگ کی حالت میں ایسا کرنا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ حقیقی المیہ یہ ہے کہ بمباری سے ہزاروں عراقی شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ بمباری بین الاقوامی قانون کی سخت خلاف ورزی ہے۔ یہ عراق کو کویت سے باہر نکالنے کے لئے نہ تو ضروری ہے اور نہ ہی قانوناً اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اس بین الاقوامی قانون میں ہیگ جینوا کنونشن اور نیورمبرگ چارٹر شامل ہیں۔ ایسی بمباری کسی اخلاقی معیار کے اعتبار سے غیر مہذب، ظالمانہ اور نسل پرستی پر مبنی ہے اور سلامتی کونسل کی قرارداد ۶۷۸/۴۴ کے معنی و تخیل میں ناقابل قیاس ہے۔

یہ واقعہ کسی غریب قوم کے خلاف ہمارے دور کا عظیم المیہ ہے۔ میں اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس بمباری کے اثرات کی تحقیق کے لئے ایک تنظیم تشکیل کرے اسے جنگی جرائم کے ارتکاب میں مددگار نہیں بننا چاہیئے۔

(تلخیص از روزنامہ جنگ لندن ۲۸ مارچ ۱۹۹۱ء)

پاکستان میں زرمبادلہ پر عائد متعدد پابندیاں ختم کردی گئیں

حکومت پاکستان وزارتِ خزانہ

○ اب کسی بھی پاکستانی یا غیر ملکی یا بیرون ملک پاکستانیوں پر بیرونی کرنسی یا زرمبادلہ پاکستان میں لانے، رکھنے اور باہر لے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کی کرنسی ڈیکلریشن (Currency Declaration) کی ضرورت ہے۔

○ اب کوئی بھی مقیم پاکستانی ملک کے اندر زرمبادلہ کے عوض فارن کرنسی اکاؤنٹ رکھ سکتا ہے۔ اس اکاؤنٹ میں زرمبادلہ کسی صورت میں بھی جمع کرایا جاسکتا ہے جس میں فارن ایکسچینج بیئرر سرٹیفکیٹ، باہر سے ترسیل، ٹریولرز چیک، بینک ڈرافٹ یا کرنسی نوٹ شامل ہیں اس طرح کے سرمائے کی کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی اور اس اکاؤنٹ سے حسب منشاء زرمبادلہ بغیر کسی منظوری یا رکاوٹ کے بیرون ملک لے جایا جاسکتا ہے۔

○ جو لوگ فارن کرنسی اکاؤنٹ رکھتے ہیں انہیں زرمبادلہ کی ضمانت پر پاکستانی روپوں میں قرضے حاصل کرنے کی سہولت ہوگی۔

○ بیرون ملک پاکستانی اور بیرونی سرمایہ کار موجودہ کمپنیوں میں سٹاک ایکسچینج کے ذریعہ حصص کی خرید زر مبادلہ کے عوض کر سکتے ہیں اور ان حصص پر سرمایہ اور منافع کی منتقلی بغیر کسی منظوری کے ہو سکے گی تاہم قوانین کے تحت (Capital Gains Tax) اگر لاگو ہوا تو واجب الادا ہو گا۔

○ حکومت فارن ایکسچینج بیئرر سرٹیفکیٹ کی طرز پر ڈالر بیئرر سرٹیفکیٹ Dollar Bearer Certificates جاری کر رہی ہے یہ سرٹیفکیٹ کوئی بھی پاکستانی، بیرون ملک پاکستانی اور دیگر سرمایہ کار زرمبادلہ کے عوض حاصل کر سکتا ہے اور پاکستانی اور بیرونی بینکوں یا بیرون ملک اس کے عوض زرمبادلہ یا پاکستانی روپوں میں رقم حاصل کر سکتا ہے۔ ان سرٹیفکیٹوں کا منافع ڈالر یا پاکستانی روپوں میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔

○ پاکستانیوں کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے زرمبادلہ دستیاب ہوگا۔

(الف) بیرون ملک تعلیمی، ٹیکنیکی اور پیشہ وارانہ اداروں کی ممبرشپ فیس پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے۔

(ب) خط وکتابت کے ذریعہ کورس کرنے پر بینکوں کے ذریعہ بیرون ملک ترسیل سرمایہ کی عام اجازت ہے۔

(ج) امتحانی فیس کی بیرون ملک ترسیل کے لئے کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

(د) بیرون ملک انڈر گریجویٹ تعلیم حاصل کرنے کیلئے مخصوص مضامین کی یا مخصوص تعلیمی اداروں کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

○ بیرون ملک سے آمد پر تمام پاکستانی مسافر جن کے پاس ڈیوٹی ادا کرنے والا کوئی سامان نہیں ہے وہ گرین چینل سے بغیر کسی کسٹم چیکنگ کے گزر سکتے ہیں۔ ہر فلائٹ پر کسٹم عملہ گرین چینل سے گزرنے والوں میں سے زیادہ سے زیادہ پانچ مسافروں کی ٹیسٹ چیکنگ کر سکتا ہے۔

"ہم ان اصلاحات کے ذریعہ ادائیگیوں اور مبادلہ کے نظام میں ایک انقلابی تبدیلی لائے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ تمام پاکستانی خواہ وہ ملک میں ہوں یا بیرون ملک اس سے بھرپور استفادہ کریں گے اور اپنا سرمایہ اور زرمبادلہ اپنے وطن عزیز میں ہی رکھ کر اپنی اور اپنے ملک کی اقتصادی حالت کو تقویت پہنچائیں گے"۔

محمد نواز شریف
وزیر اعظم پاکستان

(پریس کانفرنس ۷ر فروری ۱۹۹۱ سے اقتباس)

قارئین کے خطوط

اخبار احمدیہ ایک تو باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور بروقت شائع ہوتا ہے۔ مضامین کے لحاظ سے بھی اور SETTING کے لحاظ سے بھی بہتری کی طرف رجحان ہے۔

عبدالشکور اسلم سیکرٹری تبلیغ ——— جرمنی

اخبار احمدیہ مجھے دو خاص وجوہات سے پسند ہے۔ رسالہ کا GET UP اور دوسرے بروقت اشاعت۔ مسیح موعود نمبر طباعت اور مضامین کے لحاظ سے منفرد مقام رکھتا ہے بمقالہ خصوصی بھی نہایت عمدہ اور علمی ہے۔

نسیم احمد طاہر ——— CRUMSTADT

اخبار احمدیہ دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اخبار احمدیہ کے ساتھ جرمن زبان میں AHMADIYYA ZEITUNG بھی لکھ دیا کریں۔ اخبار میں حضور کے خطبات کی تعداد بڑھا دی جائے۔ جرمن میں "نظامِ تعلیم کا جائزہ" کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جائے۔

منظفر علی ——— BAD KREUZNACH

اخبار احمدیہ کا معیار بہت سرعت سے بلند ہوا ہے۔ رسالہ ہاتھ میں لے کر دل کو ایک خاص قسم کا سرور پہنچتا ہے۔ مضامین کا معیار بھی ماشاءاللہ بہت بلند ہے۔

عبدالوحید ——— KÖLN

۱۹۸۵ء سے اخبار احمدیہ کا قاری ہوں۔ تربیت اور معلومات کے لحاظ سے رسالہ بے حد مفید اور ہمیشہ اعلیٰ مقصد رکھتا ہے۔ جرمن اصلاحات کا اردو تلفظ ایک دو جگہ درست شائع نہیں ہو سکا۔

رانا رفیق احمد بابر ——— فرینکفرٹ

نومبر ۱۹۹۰ء سے اخبار احمدیہ کا مسلسل قاری ہوں۔ اخبار احمدیہ اپنے مضامین کے لحاظ سے احباب جماعت کی روحانی راہنمائی کے لئے بڑا موثر اور مقبول ہو رہا ہے۔

چوہدری عبدالغفور ——— REUTLINGEN

اخبار احمدیہ کا معیار ماشاءاللہ بہت اچھا ہے۔ کاغذ اور طباعت بھی خوب ہے مضمونوں کا انتخاب عمدہ ہے۔ ایسے مضامین جو خاص طور پر جرمنی اور یورپ کے مسائل کو COVER کرتے ہیں اُن کی اشاعت جاری رکھیں۔

ڈاکٹر انیس شہزاد ——— ویانا۔ آسٹریا

اخبار احمدیہ کا مسیح موعودؑ نمبر پڑھا۔ ماشاءاللہ خوبصورت سرورق دیکھ کر خوشی ہوئی۔ حضور کے خصوصی اقتباسات خوب تھے۔ مکرم امیر صاحب کے قلبی اثرات نے جلسہ سالانہ ربوہ کی یاد کو تازہ کر دیا۔ اخبار احمدیہ کو پندرہ روزہ کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ بچوں اور عورتوں کے صفحات میں اضافہ کریں۔ اُردو کے علاوہ جرمن زبان میں بھی مواد شائع کیا جائے تو بہتر ہے۔ مجموعی لحاظ سے آپ کا قدم بہتر سے بہتر ہو رہا ہے۔

سعید احمد ——— GERSFELD

آپ نے ہمبرگ ریجن کی رپورٹس شائع فرمائی ہیں اس کا شکریہ۔ رپورٹس سکڑ گئی ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ میرا طرزِ تحریر ضرورت سے زیادہ تفصیلی ہو۔ لیکن آپ کی تراش خراش بھی برابر ہے۔ اگر جگہ کی قلت ہو تو آئندہ شمارے میں شائع کر دیا کریں۔ لیکن نفسِ مضمون تو برقرار رہنے دیا کریں۔ میں اکثر رپورٹوں میں تمام پس پردہ محنتوں اور کوششوں کا ذکر ارادۃً کرتا ہوں۔ کارکنانِ جماعت اگرچہ کسی انعام کا لالچ نہیں رکھتے لیکن پھر بھی اپنی محنتوں اور کوششوں کی مقبولیت کی امید رکھتے ہیں۔ لہٰذا اگر آئندہ جگہ کی قلت ہو تو بے شک تاخیر سے چھاپ دیا کریں۔ لیکن رپورٹس کا یہ حال نہ کریں۔ اسی طرح گذارش ہے کہ اگر ممکن ہو تو ہر ریجن میں چند شمارے تحفۃً بھجوایا کریں۔ بعض انتہائی پرانے اور مخلص احباب ایسے موجود ہیں جو کہ استحقاق رکھتے ہیں، اگرچہ ایک مارک کوئی قیمت نہیں لیکن اعزاز کے لئے قیمت اہم نہیں ہوتی۔ ایسے بزرگان کی دعائیں ہی صلہ ہو سکتی ہیں۔

نعیم الدین احمد ——— ہمبرگ

اخبار احمدیہ ماشاءاللہ نئی آن سے جلوہ گر ہے۔ مضامین کے متعلق دل چاہتا ہے کہ ہر احمدی اسے بار بار پڑھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے متعارف ہو۔ تعلیم والے چاہیں تو اسے حصۂ نصاب بنا سکتے ہیں جو تیار شدہ مال ہے۔ گھر کا ہر فرد اسے پہلے پڑھنے کو کہتا ہے۔ میرے نزدیک کسی اچھے اخبار کی یہی خوبی کافی ہے۔ نظموں کا معیار بھی بلند ہے۔ بچوں کا صفحہ کب شروع کر رہے ہیں۔

مرزا عبدالحق ——— PRÜM

اخبار احمدیہ ہر لحاظ سے دن بدن بہتر ہوتا جا رہا ہے اور چشم بددور۔ اس مرتبہ فروری کا شمارہ ۱۷ فروری کو ہی مل گیا تھا یقین نہیں آتا تھا لیکن ادارہ کی ہمت اور کوششوں نے یقین دلا ہی دیا۔ تمام سٹاف مبارک باد کا مستحق ہے۔

شکیل راحیل احمد ——— PULLHEIM

امریکہ و یورپ کے جتنے جماعتی رسائل پڑھنے کا موقعہ ملا ہے اخبار احمدیہ جرمنی کا معیار ان میں سب سے اچھا ہے۔

غلام اللہ ——— HOUSTON - امریکہ

۴ بجکر ۵ منٹ پر آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس موقعہ پر اس ہدایت کے ساتھ شیرنی تقسیم کی گئی کہ لوگ اس کے ساتھ گھروں پر جا کر افطار کریں۔ اس موقعہ پر جن احباب و خواتین کو بنیاد میں اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی اُس کے اسماء اسی ترتیب سے ریکارڈ کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر، مکرم عبدالرشید، مکرم مسعود احمد جہلمی، مکرم محمد شریف خالد، مکرم ناز احمد ناصر، مکرم مبشر احمد باجوہ، مکرم طاہر محمود، مکرم بشارت احمد، مکرم مقصود الحق، مکرم عبدالغفور بھٹی، مکرم محمد عاقل خان، مکرم قاضی طاہر احمد، مکرم صوفی نذیر احمد، مکرم عبدالکریم زاہد، مکرم عرفان احمد خان، مکرم عبدالرشید بھٹی، مکرمہ کوثر شاہین ملک، مکرم چوہدری مقصود احمد، مکرم مسعود احمد دہلوی، مکرم محمد سلیم کاہلوں، مکرم برکات احمد (سب سے بڑی عمر کے احمدی)، مکرم طاہر احمد HUDAT (سب سے چھوٹی عمر کا بچہ بعمر ۸ ماہ) مکرم ولید احمد (مہمان وقفِ نو بعمر دو سال) مکرم محمد احمد انور، مکرم اعجاز احمد، مکرم زاہد احمد، مکرم وسیم احمد، مکرم میر عبداللطیف، مکرم مبارک احمد عارف، مکرم نعیم احمد، مکرم محمد اسماعیل خالد، مکرم عبدالوہاب، مکرم عبدالرحمٰن مبشر، مکرم راجہ منیر احمد، مکرم محمد شریف (سابق کارکن دفتر امور عامہ ربوہ) مکرم مبشر احمد طاہر، مکرم خلیق اختر لبسرا، مکرم انتخاب احمد، مکرم مبارک احمد جاوید، مکرم رانا محمد صفدر، مکرم فاروق احمد، مکرم زاہد افضال، مکرم نداء ظفر (چیکوسیلوین احمدی) مکرم مشتاق ظہیر، ملک اکرام الحق، مکرم ناصر احمد باجوہ، مکرم شوکت چیمہ، مکرم سردار علی (خادم مسجد BNAMES) مکرم داؤد احمد کاہلوں، مکرم منور احمد عابد، نومسلم جرمن مکرم طارق HUDAT، مکرم فلاح الدین خان، مکرم محمد شفیق، مکرم منور احمد، مکرمہ زینت حمید، مکرمہ منور عبداللہ۔ تین ناصرات نے ایک ساتھ اینٹ رکھی (مکرمہ قدسیہ مسعود، ہما امیر ملک، نزہت ناز) مکرمہ ریحانہ مقصود، مکرمہ سعادیہ HUDAT، بیگم مشنری انچارج، مکرم ڈاکٹر میاں وسیم احمد، مکرم حفیظ احمد، مکرم عبدالغفور، مکرم سلیم گیلانی اور ملک محمد انور نے مل کر آخری اینٹ رکھی۔

LEONBERG کے لارڈ میئر سے ملاقات

جماعت احمدیہ BÖBLINGEN کے ایک نمائندہ وفد نے مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۰ء کو شہر LEONBERG کے OBERBURGAMASTER سے ملاقات کی۔ لارڈ میئر جن کا نام DR. DIETER ORTLIEB ہے سے یہ ملاقات اُن کے دفتر واقع ٹاؤن ہال میں کی گئی جو ۴۰ منٹ تک جاری رہی۔ محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ نے موصوف کو قرآن کریم کا جرمن ترجمہ، اسلامی اصول کی فلاسفی بطور تحفہ پیش کئے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے شہر میں لگانے کے لئے ایک پودا بھی پیش کیا گیا جو کہ DR. ORTLIEB نے خوشی کے ساتھ قبول فرمایا۔ اس موقعہ پر محترم لارڈ میئر کو جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کروایا گیا اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی سرگرمیوں سے اُن کو آگاہ کیا گیا۔

شہر LEONBERG معروف تجارتی شہر STUTTGART سے ۲۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ آبادی ۴۲ ہزار سے کچھ زائد ہے۔ مرسیڈیز گاڑیوں کے سپیئر پارٹس بنانے کا بہت بڑا کارخانہ یہاں ہے۔ مقامی جماعت ۴۳ مرد ۱۹ خواتین اور ۳۱ بچوں پر مشتمل ہے۔ ملاقات کے لئے جانے والے نمائندہ وفد میں خاکسار کے علاوہ مکرم عبدالرشید، مکرم لطیف احمد، مکرم انور خان اور مکرم وسیم احمد شامل تھے ________ آفتاب احمد خان صدر جماعت BÖBLINGEN

LEONBERG کے لارڈ میئر جماعت احمدیہ BOBLINGEN کے نمائندہ وفد کے ہمراہ کھڑے ہیں۔

خلافت ہے سراسر مہبطِ الطافِ ربّانی

خلافت نے کیا کونین کا مقصود آدم کو
خلافت نے فرشتوں کا کیا مسجود آدم کو

خدا کا ہاتھ ہوتا ہے خلافت کے ارادوں میں
مرادیں حق کی شامل ہیں خلافت کی مرادوں میں

خلافت شہپرِ پرواز آدم کی توانائی
ید بیضا خلافت ہے، خلافت ہے مسیحائی

خلافت ناتوانوں کی توانائی کا سرمایہ
خلافت سے غریبوں پر خدا کے فضل کا سایہ

خلافت سے میسر دین کو تمکین ہوتی ہے
خلافت میں سراسر قوت تکوین ہوتی ہے

خلافت مرکزِ پیکار جوششِ کامرانی ہے
خلافت کیا ہے، اکسیرِ حیات جاودانی ہے

خلافت ہے دلیل ایمان کی اور نیکوکاری کی
خلافت ہے دلیل امت پہ لطف و فضل باری کی

خلافت میں نہاں رازِ دوام شادکامی ہے
فدا ہے حرّیت جس پر خلافت کی غلامی ہے

خلافت سے عبادت زندگی کا نور پاتی ہے
نشاط جانفروز جلوہ ہائے طور پاتی ہے

خلافت عصمت صغریٰ عطا کرتی ہے ملت کو
ہلاکت سے مصیبت سے بچا لیتی ہے امت کو

خلافت کے وسیلے سے جہاں زیرِ نگیں کر لو
جہاں کا ذکر کیا کون و مکاں زیرِ نگیں کر لو

خلافت ہی بالفاظ دگر ہے قدرتِ ثانی
جہاں کی بزم میں آئینہ دار شانِ رحمانی

ہیں پھل نخل خلافت کے جہانگیری جہانبانی
خلافت ہے سراسر مہبط الطاف ربّانی

خلافت سے اشاعت حق کی دنیا کے کناروں تک
صداقت پھیلتی ہے ریگ زاروں کہساروں تک

خلافت مذہب اسلام میں موعود ربانی
بغیر اس کے پنپ سکتی نہیں شاخِ مسلمانی

خلافت شاہبازوں سے ممولوں کو لڑاتی ہے
یہی آئین فطرت ہے خلافت غالب آتی ہے

خلافت سے شعور قوم کو تابندگی حاصل
اسی کے فیض سے تنظیم کو ہے زندگی حاصل

خلافت ضامن امن حقیقی، خوف سے خالی
اسی سے وحدت باری کی پاتی ہے نمو ڈالی

خلافت سے خزف ریزے بہا پاتے ہیں گوہر کی
چمک ذروں میں ہوتی ہے نمایاں مہر انور کی

حصارِ عافیت ہے خیر و خوبی کا خزانہ ہے
خلافت سے جدا ہونا شعار فاسقانہ ہے

میر اللہ بخش تسنیم

Herausgeber: Ismail Noori · Verlag: DER ISLAM · Nuur Moschee · Babenhäuser Landstr. 25 · D-6000 Frankfurt/M.
Tel. (0 69) 68 14 85 · Fax (0 69) 68 65 04 · Telex 41 61 87 islam d · Telegr.-Adr.: »ISLAM« Frankfurt/M.